ہاشم علی خان ہمدم

بسم الله الرحمن الرحيم

نذرانۂ عقیدت

ہاشم علی خان ہمدمؔ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام

https://archive.org/details/@nzkiani

nzkiani@gmail.com

تعارف

نام	:	ہاشم علی خان ہمدمؔ
تاریخ پیدائش	:	۷ رجولائی ۱۹۷۳ء
تعلیم	:	ایم اے اردو، ایم اے انگریزی، بی ایڈ (پنجاب یونی ورسٹی لاہور)
جائے پیدائش	:	خودہ شریف تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک
پیشہ	:	درس وتدریس
سرکاری ملازمت	:	اسسٹنٹ پروفیسر (اردو) ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ
ادبی خدمات	:	بانی ومنتظم موج غزل ادبی فورم (فیس بک)
اصناف سخن	:	حمد، نعت، غزل، نظم، سلام، منقبت، طنز ومزاح
تصانیف	:	۱۔موجِ کرم (حمد ونعت)

۲۔پانچواں موسم (غزلیات)

۳۔آئنہ سچ بولتا ہے (غزلیات)

۴۔موج غزل (طرحی غزلیات)

۵۔محبت کی زباں (طرحی غزلیات)

۶۔دھوپ کی دیوار (طرحی غزلیات)

۷۔چراغِ فکر (طرحی غزلیات)

۸۔ جہانِ خواب (طرحی غزلیات)

۹۔چشمِ تماشا (طرحی غزلیات)

۱۰۔سراب سے آگے (طرحی غزلیات)

۱۱۔تیسرے کنارے پر (طرحی غزلیات)

۱۲۔نمودِ سحر (طرحی غزلیات)

۱۳۔آدھا سفر (طرحی غزلیات)

۱۴۔دم (منتخب دیوان)

۱۵۔آخری چراغ (غزلیات)

۱۶۔طرحی غزلیات (زیرِ طبع)

۱۷۔نظموں کا مجموعہ (زیرِ طبع)

۱۸۔نعتیہ نظموں کا مجموعہ (زیر طبع)

۱۹۔نعتیہ مجموعہ (زیر طبع)

۲۰۔مزاحیہ کلام (زیرِ طبع)

پتہ : خودہ شریف، تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک۔

فون نمبر : 0311-5509555

انتساب

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

نذرانۂ دل وجاں

اپنے والدین، بیوی، بچوں

اساتذہ اور دوستوں کے نام

اللہ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے۔

آمین، ثم آمین، یارحمت للعالمین۔

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام موجِ کرم۔

شاعر ہاشم علی خان ہمدؔم۔

وضاحت یہ ہاشم علی خان ہمدؔم کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے جسے برقی کتاب کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔

صفحات ۱۹۰

سالِ اشاعت ۲۰۲۳ء

ہدیہ دعائیں۔

پبلشر مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔

برقی ڈاک itshamdam@gmail.com

فہرست

پیش رس

پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو جمادات و نباتات کی خصوصیات کے ساتھ سماجی حیوان کا درجہ دیا اور عقل و شعور عطا کرتے ہوئے تمام مخلوقات پر فضیلت دی۔ مرے شعور کی آبیاری والدین اور اساتذہ کے مرہون منت ہے۔ تعلیمی میدان میں پہلا قدم سات سال کی عمر میں رکھا تو اردو قاعدہ اور اردو کی پہلی کتاب کے ساتھ ساتھ ہمدرد فاؤنڈیشن کی شائع کردہ اردو کی پہلی کتاب (اضافی) پڑھنا سیکھ لی۔ اردو پڑھنا کیا سیکھا۔ استادِ محترم کی ڈانٹ سے دائیں ہاتھ سے لکھنا سیکھ لیا۔ گھر اور محلے کی دیواروں پر بائیں ہاتھ سے لکھنا پہلے ہی سیکھ چکا تھا۔ شعورِ سخن کا آغاز شامل نصاب نظموں کو ترنم اور لہک لہک کر پڑھنے سے ہوا۔ قدآور لائق طالب علم اور مانیٹر ہونے کی حیثیت سے سکول لائبریری تک رسائی آسانی سے ہوئی تو نظم خوانی کے شوق میں نظر انتخاب صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی لکھی گئی کتاب ''لال بجھکڑ'' پر پڑھی۔ لال بجھکڑ کا کردار اور صوفی تبسم کی پیاری پیاری نظموں نے شعر پڑھنے کا سلیقہ عطا کیا۔ پرائمری سکول میں کتب بینی کا شوق اتنا بڑھا کہ سکول لائبریری کی بیشتر کتب پڑھ ڈالیں۔ جنوں پریوں کی کہانیاں، ٹوٹ بٹوٹ کی نظمیں، تاریخی، مذہبی، سماجی، معلوماتی اور مزاحیہ کتب زیر مطالعہ رہیں۔ خطرناک کہانی ''بید کی کہانی'' پڑھنے کے بعد بخار میں مبتلا ہوا۔ شیخ سعدی کی ''بوستان و گلستان'' اور مسدس حالی سے فکری آشنائی ہوئی۔ مولوی نزیر احمد کے ناول اگرچہ سمجھ سے بالاتر تھے مگر پڑھ ڈالے۔ مرحوم صدیق سالک کی کتاب ''مرد حق'' اور اپنے استادِ محترم کی تعویذات و عملیات پر مشتمل کتاب پڑھنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ اندازاً سو کے قریب کتب پڑھنا میرے بچپن کا کارنامہ ہے۔ ہائی سکول میں جبری طور پر کتب سے دور رکھا گیا۔ موقع ملتے ہی ہائی

سکول لائبریری میں بندالماریوں میں کتب کا نظارہ کرلیا کرتا تھا۔چند کتب ہی پڑھنے میں کامیاب ہوا۔

شعور کے سفر میں کتاب سے تعلق نے رسائل وجرائداور اخبارات سے آشنا کیا تو بچوں کے صفحات سے اقوالِ زریں، اشعار اور لطائف کاٹ کر اپنی نوٹ بک میں محفوظ کرنا مشغلہ ٹھہرا۔یوں شعرخوانی کا سفر جاری رہا جس نے لاشعوری طور پر شعر کے وزن سے آشنا کیا۔سکول دور میں ہی بے وزن اشعار پڑھتے ہوئے زبان رک جاتی تھی۔میٹرک میں میرے اردو کے استاد میاں محمد صاحب رہے جومعروف شاعر عارف سیمابی کے والد گرامی اور رؤف امیر کے عزیز ہیں۔اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ان کی توجہ سے ادبی ذوق میں اضافہ ہوتا گیا۔اقبال کے اشعار پر مشتمل ڈائری لکھنے کا شوق اسی دور میں ہوا۔

کالج دور جوانی کی امنگوں سے بھرپور سنہری دور سمجھا جاتا ہے۔میں قدرے شرمیلا اور کم گو نوجوان رہامگرادب سے دل چسپی نے لائبریری سے رابطہ بحال کر دیا۔گورنمنٹ ڈگری کالج اٹک میں اردو کے عظیم استاد پروفیسر انور جلال کے بلند آہنگ اور خوب صورت لہجے نے اردو سے محبت کو مہمیز کیا۔تک بندی سے شاعری کا آغاز کیا۔پہلی غزل کا پہلا باقاعدہ شعر جومحفوظ ہے وہ یوں تھا ۔

دل کا یہ در کھلا ہے در آئے کوئی کیسے
خوابوں کے اس چمن کومہکائے کوئی کیسے

اسی دوران دوستوں نے تخلص ہمدم تجویز کیا۔گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج راول پنڈی میں پروفیسر فریاد حسین ترمذی کی راہ نمائی میں بیت بازی کے کئی مقابلے جیتے اور عروض کے بنیادی رموز سیکھے۔ کالج میگزین میں پہلی مزاحیہ نظم شائع ہوئی۔اور نوائے وقت اور دیگر اخبارات میں غزلیں شائع ہونے پر روحانی خوشی حاصل ہوئی۔اسی دوران ادبی دوستوں سے تعارف ہوا اور مضافات میں ہونے کی وجہ سے یہ ادبی قربت زیادہ تر خط وکتابت تک محدود رہی۔

عملی زندگی کا آغاز سی بی سکول کامرہ کینٹ سے کیا۔تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ۱۹۹۸ءمیں بی اے، ۲۰۰۰ءمیں ایم اے اردو، ۲۰۰۲ءمیں بی ایڈ اور ۲۰۱۰ءمیں انگریزی ادب میں ایم اے کیا۔پیشہ ورانہ تعلیم بھی ساتھ ساتھ جاری رہی۔سکول، کالج اور تربیت اساتذہ کے اداروں میں

درس وتدریس کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

اٹک ،حسن ابدال ،واہ ،ٹیکسلا ،راول پنڈی کی ادبی تنظیموں سے وابستگی رہی۔راکب محمود راجا بہترین شاعر دوست ہیں۔ادبی دوستوں کی فہرست بہت طویل ہے جو فیس بک کے ناطے پوری دنیا تک محیط ہے۔میں اس ادب دوستی کو اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں۔

میرے پسندیدہ شعرا میں میر ، غالب ،اقبال ،فیض ،فراز، ناصر ،محسن ، جون ایلیا ،جمال احسانی،احمد مشتاق اور ظفر اقبال شامل ہیں۔

میرے خیال میں ادب زندگی کا نمائندہ ہونا چاہیے۔جس میں زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ اس انداز میں کیا جائے کہ ادبی فن پارہ اپنے تکنیکی ،فنی ،لسانی ،سماجی اور آفاقی کردار کو نبھاتے ہوئے دل میں اتر جائے۔مثبت رویوں کا فروغ ادبی طرہء امتیاز ہونا چاہیے۔مایوسی اور منفی سوچ سے پہلو تہی کرتے ہوئے اچھے اور خوب صورت لہجے میں پاکیزہ ،اعلیٰ اور ارفع خیالات کا اظہار یہ ہی میرے نزدیک خوب صورت ادب ہے۔آفاقی محبت ،فطرت سے لگاؤ ،خلوص اور انسان دوستی ،امن اور اخوت کا پہلو ادب میں نمایاں رہنا چاہیے۔

نعت عشق رسول ﷺ کا سچا اظہار ہے۔یہ عطائے خداوندی ہے جو بسبیل کرم سے ملتی ہے۔اللہ باری تعالیٰ خود مداح رسول ﷺ ہے اور درود وسلام سنت خداوندی ہے۔نعت خوانی سے نعت گوئی تک محبت رسول ﷺ میری زندگی کا اثاثہ ہے جسے اپنے لیے باعث نجات سمجھتا ہوں۔بچپن سے اب تک نعتیہ محافل میں مسلسل شرکت اور نقابت نے شوق نعت کو مہمیز کیا ہے۔مقامی سیرت کمیٹی سے وابستگی میرے لیے قابل فخر ہے اور میرا دل نعت گوئی کے سفر میں سعادت مند رہنا چاہتا ہے۔عقیدت کے سفر میں بحر سخن سے کشیدہ موج کرم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش خدمت ہے۔کرم کا طالب ہوں کہ اللہ اس عقیدت کو قبول ومنظور فرمائے۔آمین ؎

ہدیۂ نعت مرے نامۂ اعمال میں رکھ!
میری گٹھڑی میں شفاعت کا یقیں رہ جائے

موجِ کرم کی اشاعت کے لیے تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس خوب صورت برقی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب اور بامراد فرمائے۔آمین۔

حصّہٗ اوّل

حمدیہ کلام

حمد جَلَّ جَلَالُہٗ سے آغاز حرفِ آگہی، پروردگار!

روشنی! بس روشنی! بس روشنی! پروردگار!

☆

حمد سے آغاز حرفِ آگہی ، پروردگار!
روشنی ! بس روشنی ! بس روشنی ! پروردگار!

اِک طرف موجِ کرم ، بحرِ کرم ، چشمِ کرم
اِک طرف ذوقِ طلب ، تشنہ لبی ! پروردگار!

سانس بھی لوں میں تری حمد و ثنا کے رنگ میں
زندگی ہو جائے تیری بندگی ، پروردگار!

ہو عطا جذبِ دروں ، حرفِ جنوں ، دل کا سکوں
لائقِ حمد و ثنا کب شاعری ، پروردگار!

نخلِ امیدِ سحر ترتیب میں رکھتا ہے تو
کھلتی رہتی ہے مرے دل کی کلی ، پروردگار!

باندھ رکھا ہے مجھے اِس گردشِ ایام نے
دُور کر دے تو مری ہر بے بسی ، پروردگار!

آئنے کی گرد کو تصویر کرنا ہے مجھے
بخش دے بہرِ کرم ، شیشہ گری پروردگار!

تو مرا وجدان ہے، عرفان ہے، ایمان ہے
کعبہء جاں میں تجلی ہے تری ، پروردگار!

سیرت و کردار کا پیکر کیا انسان کو
خاک زادوں کو بلندی دان کی ، پروردگار!

سورہء الحمد سے والناس تک کیا کیا پڑھوں
ہے ترا قرآں نصابِ زندگی ، پروردگار!

ہر گھڑی گزرے مری رقصِ قلندر کی طرح
دھڑکنوں میں ساز رکھنا سرمدی، پروردگار!

حسنِ تخلیق جہاں سے زیبِ تجدیدِ زماں
حمد میں جاری رہے ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پروردگار!

کُن سے عیاں یہ عالم، پروردگار عالم
تو نے کیا مجسّم ، پروردگار عالم

ذکر جلی ہے تیرا، اونچا ہے نام تیرا
تو ہی ہے اسم اعظم ، پروردگار عالم

نام و نمود تجھ سے، ہر اک وجود تجھ سے
اے ربِّ ابنِ مریم، پروردگار عالم

انسانیت کو تو نے کتنا شرف دیا ہے
تیرا غلام آدم ، پروردگار عالم

سارا جمال تیرا، سارا کمال تیرا
تو ہی ہے حسنِ عالم، پروردگار عالم

چشمِ کرم نے دل کا غنچہ کھلا دیا ہے
اشکِ رواں ہے شبنم ، پروردگارِ عالم

ہر سانس کا پھریرا لیتا ہے نام تیرا
ہر موج ہے دما دم ، پروردگارِ عالم

عین الیقین تو ہے، حقّ الیقین تو ہے
تو ہے یقینِ محکم ، پروردگارِ عالم

ناز و نعم سے تو نے بخشے ہیں آدمی کو
من ، سلویٰ اور زم زم، پروردگارِ عالم

یہ بندہ پروری ہے، بگڑی بنی ہوئی ہے
پروردگارِ عالم ، پروردگارِ عالم

رنگِ جہانِ عالم بکھرا ہوا فسوں تھا
تو نے کیا منظم ، پروردگارِ عالم

نے تجھ سے پہلے کوئی، نے تیرے بعد کوئی
سب کچھ ترا مسلّم ، پروردگارِ عالم

جو لاشعور ٹھہرا، تیرے حضور ٹھہرا
تجھ سا ہے کون محرم ، پروردگارِ عالم

در پر جو آ گیا ہے، معراج پا گیا ہے
تیرا حبیب صلعم، پروردگارِ عالم

خلاق بھی تہی ہے، رزاق بھی تہی ہے
میرے کریم ارحم، پروردگارِ عالم

حمد و ثنا یہی ہے، صدق و صفا یہی ہے
حرفِ نوائے ہمدمؔ، پروردگارِ عالم

☆

پیش منظر ٹھہر ٹھہر دیکھا
بیکراں حسنِ بحر و بر دیکھا

بحرِ ادراک سے گزر دیکھا
دل کی دھڑکن میں تیرا گھر دیکھا

خاک دانی سے لامکانی تک
نام تیرا ہے ! مختصر ! دیکھا

جستجوئے رضا کے منظر میں
منتظِر کو بھی منتظَر دیکھا

جھک گیا ہے جو سجدہ ء دل میں
تیرے در پر وہ معتبر دیکھا

میں زمانے کے ہاتھ سے گزرا
تجھ سا کوئی نہ چارہ گر دیکھا

تیری رحمت گھٹا گھٹا برسی
دل سے نکلی دعا ، اثر دیکھا

ذرے ذرے کا رازداں تو ہے
سب جہانوں سے میں گزر دیکھا

تجھ سے قائم ہے روشنی دل کی
تجھ سے روشن ہے یہ گھر دیکھا

خشک پتے ہرے کیے تو نے
بے نمودی میں بھی ثمر دیکھا

کون پایا ؟ اگر نہیں سمجھا
دوسرا کون ہے ؟ اگر دیکھا

تجھ پہ حجت تمام لاحاصل!
کچھ نہیں ہے اگر مگر! دیکھا!

پیش بھی ہو کوئی، مجال ہے کیا؟
زیر سب ہیں، تجھے زبر دیکھا

بے کراں تو ہے، شش جہات میں تو
ہشت پہلو پہر پہر دیکھا

تیری صورت گری کمال رہی
تجھ سا کوئی نہ کوزہ گر دیکھا

تجھ کو دیکھا ہے دیدۂ دل سے
نور تیرا نظر نظر دیکھا

حمد کہتے ہوئے محبت میں
خود کو ہمدمؔ نے بے ہنر دیکھا

حِصّۂ دوم

نعتیہ کلام

دل ونگاہ کا پہلا سلام ان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام

پھر اُس کے بعد یہ سارا کلام ان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام

☆

دل و نگاہ کا پہلا سلام اُن ﷺ کے نام
پھر اس کے بعد یہ سارا کلام اُن ﷺ کے نام

سخن اٹھاؤں کہاں سے برائے شانِ نبی ﷺ
سو حرفِ بحرِ تخیل تمام اُن ﷺ کے نام

یہ کائنات یونہی تو نہیں بنائی گئی
صدائے کن سے ہوا اہتمام اُن ﷺ کے نام

پون پون کو بچھایا ہوا ہے اُن کے حضور ﷺ
کیا ہے طیبہ ء جاں میں قیام اُن ﷺ کے نام

مہک رہی ہیں فضائیں گلِ مدینہ سے
صدائے موجۂ گل کا خرام اُن ﷺ کے نام

یقین ہے کہ وہاں تشنگی کے ماروں کو
ملے گا چشمۂ کوثر سے جام اُن ﷺ کے نام

جو بندگی کا قرینہ سکھا گئے سب کو
مرا رکوع و سجود و قیام اُن ﷺ کے نام

وہی خدا کا ہوا ہے جو مصطفیٰ ﷺ کا ہوا
کتابِ زیست کا سچا پیام اُن ﷺ کے نام

درِ رسول ﷺ پہ حاضر یہ زندگی میری
بصد خلوص، بصد احترام اُن ﷺ کے نام

ہر اک غلام کھڑا ہے نثار ہونے کو
کوئی تو آ کے لگائے گا دام اُن ﷺ کے نام

اُنہی کے نام پہ کھولوں میں آنکھ برزخ میں
یہاں پہ بھی ہو مرا اختتام اُن ﷺ کے نام

ثنائے ربی سے لے کر ثنائے خواجہ تک
یہ حمد، نعت، قصیدہ، سلام اُن ﷺ کے نام

سرائے نعت سجانا نجات ہے میری
یہی ہے کارِ محبت، یہ کام اُن ﷺ کے نام

شرف یہی ہے کہ ہمدمؔ غلام ہوں ان کا
نمود، نام، قبیلہ، مقام اُن ﷺ کے نام

☆

جانِ بزمِ جہاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے
حسنِ عالم کی جاں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

یہ محب اور محبوب کی بات ہے
لو سنو! داستاں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

عاصیوں کو اماں اسمِ خیر البشر ﷺ
رحمتِ دو جہاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

کھل گیا آپ ﷺ سے قفلِ کون و مکاں
باعثِ کن فکاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

ذرے ذرے نے ان کا ترانہ پڑھا
ہے جہاں مدح خواں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

نور ہی نور ہے ، کوئی سایہ نہیں
پیکرِ ضوفشاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

بندگی کا قرینہ ہمیں مل گیا
دین حق کی اذاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

ظلمتیں مٹ گئیں ، روشنی آ گئی
کہہ رہا ہے سماں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

چاند ، تارے چمکنے لگے چار سو
نور کی کہکشاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

طرہ ء جاوداں جن کے سر پر سجا
تاج دارِ جہاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

مٹ گئی تشنگی ، دشت دریا ہوئے
ساقیِ مے کشاں ، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

بے نواؤں پہ چشمِ کرم پڑ گئی
والیِ بے کساں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

بھولے بھٹکے ہوؤں کو ملا راستہ
رہبرِ کارواں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

طیبۂ جاں سے اُٹھی ہے موجِ کرم
حرفِ روحِ رواں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

آمدِ مصطفیٰ ﷺ، مرحبا، مرحبا
میرا دل، میری جاں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

کالی کملی نے ہمدمؔ سہارا دیا
دھوپ میں سائباں، مصطفیٰ ﷺ آ گئے

☆

موجۂ نعت ، گلِ نقشِ حسیں رہ جائے
میری دھڑکن میں مدینے کی زمیں رہ جائے

راز کوئی تو مجھے نقشِ کفِ پا سے ملے
رمز کوئی تو حقیقت کے قریں رہ جائے

میری معراج ! درِ کوئے مدینہ چوموں
اور بلندی پہ فقط عرشِ بریں رہ جائے

طیبۂ جاں میں فقط آپ ﷺ کی گنجائش تھی
کیسے ممکن تھا کوئی اور مکیں رہ جائے

حرف ادراک سے نکلے تو صحیفہ ہو کر
آیتِ وردِ نبی ﷺ، ذکرِ مدیں رہ جائے

ہے تمنا کہ کبھی گنبدِ خضریٰ دیکھوں
میرے سر پر بھی ہرا رنگ بایں رہ جائے

کوئی صورت ہو زمانے کو بدلنے والی
کوئی کردار! جو صدیق وا مسیں رہ جائے

جاگتی آنکھ سے دیکھوں میں سرائے طیبہ
میری پلکوں پہ وہی خواب نشیں رہ جائے

تجھ پہ قربان میں سو بار مدینے والے
نام تیرا ہی چناں اور چنیں رہ جائے

سورۂ عشق ہے یا سینۂ اطہر یاسیں
نور ہی نور سرِ ماہِ مبیں رہ جائے

جس سے وابستہ کیا شاہِ دوعالم ﷺ نے ہمیں
اپنے ہاتھوں میں وہی حبل متیں رہ جائے

ہدیۂ نعت مرے نامۂ اعمال میں رکھ
میری گٹھڑی میں شفاعت کا یقیں رہ جائے

مجھ کو مہمیز کرے بوئے مدینہ ہمدؔم
دل کہیں اور مری جان کہیں رہ جائے

خدا اپنی خدائی میں، محمد ﷺ مصطفائی میں
ہوئے بے مثل محبوب و محب اپنی اکائی میں

کبھی دل کی زمیں دیکھیں، کبھی عرشِ بریں چھو لیں
کبھی نقشِ قدم چومیں نگاہیں پارسائی میں

وفورِ نعت میں کیسا سکوں ملتا ہے؟ مت پوچھو
بتائیں کیا؟ ہمیں کیا مل رہا ہے آشنائی میں

حدیثِ حرفِ جاں ہے یا نمودِ نخلِ ایماں ہے
نوائے دل کہاں پہنچی ہوئی ہے ارتقائی میں

اجالا سبز کرنوں کا فروغِ لو بڑھاتا ہے
چراغِ دل ہمکتا ہے مدینے کی ضیائی میں

یہ قارونِ زمانہ اور ہوس کے سانپ کیا جانیں؟
بچھا رکھے ہیں رحمت نے جہاں کتنے چٹائی میں

رموزِ عشق دنیا پر بڑی مشکل سے کھلتے ہیں
کسی نے قرن میں پائے کسی نے کربلائی میں

مجھے اذنِ سفر دیجے ، کوئی رختِ سفر دیجے
جیا جاتا نہیں آقا ﷺ مدینے کی جدائی میں

وگرنہ دھوپ نگری میں کبھی کا جل گیا ہوتا
رہا ابرِ کرم سر پر مسلسل بے ردائی میں

یہی نسبت زمانے میں ہماری لاج رکھتی ہے
محمد ﷺ کی غلامی ہے تو شاہی ہے گدائی میں

خدا نے رحمت عالم بنا کر ان کو بھیجا ہے
نبی ﷺ کا نام کافی ہے ہمیں مشکل کشائی میں

نبی ﷺ کے نام کی چادر بدن پر اوڑھ لیتے ہیں
لبادہ ہے غلاموں کا یہی سادہ قبائی میں

کہیں ایسا کوئی ہے جو بنا ہو اپنی مرضی سے
کوئی کردار سیرت میں کوئی صورت نمائی میں

ادا لکھوں ، ثنا لکھوں ، عطا لکھوں ، سخا لکھوں
دعا ہے زندگی کٹتی رہے مدحت سرائی میں

کبھی حسان ؓ کی سنت میں ایسی نعت لکھوں میں
قلم ڈوبا رہے ہمدؔم کرم کی روشنائی میں

☆

چشمِ کرم سے نعت کی تصدیق چاہیے
جلتے ہوئے چراغ کو توثیق چاہیے

صدیقؓ کہہ رہے تھے، خدا کا رسول ﷺ بس
نسبت یہ کہہ رہی تھی کہ صدیقؓ چاہیے

نامِ خدا کے بعد ہے شانِ محمدی ﷺ
معنی کو حسن و عشق سے تطبیق چاہیے

آداب! جذبِ عشق! مدینہ ہے، احتیاط!
اے دل! ٹھہر، تجھے بھی اتالیق چاہیے

حرفِ دعا! کہ طیبۂ جاں میں کھڑا رہوں
آئے صدا کہ ٹھہر جا تعویق چاہیے

کیسا اثر ہے ان کے غلاموں پہ آج بھی
وارفتگی کے باب میں تحقیق چاہیے

رحمت کی سبزگی نے اترنا ضرور ہے
شاخِ درود پر کوئی تخلیق چاہیے

قرآن کو پڑھے، کہ ہے سیرت رسول ﷺ کی
جس کو بھی خیر و شر میں یہ تفریق چاہیے

ہمدؔم کھڑا ہوں نعت کی شانِ نزول میں
حرفِ درِ رسول ﷺ کی توفیق چاہیے

☆

اے سرورِ دیں، شاہِ زماں رحمتِ عالم ﷺ
تو باعثِ تخلیقِ جہاں رحمتِ عالم ﷺ

احساس کا خیمہ ہے سرِ کوئے مدینہ
ہے دل کی زمیں، طیبہء جاں رحمتِ عالم ﷺ

محبوب محب سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا
اللہ ہے جہاں، تو ہے وہاں رحمتِ عالم ﷺ

رحمن سے رحمت کا لقب تجھ کو ملا ہے
ہیں تیرے لیے کون و مکاں رحمتِ عالم ﷺ

تجھ سے مری کشتی کو بھنور بھی ہے کنارہ
اے موجِ کرم ! موجِ رواں ! رحمتِ عالم ﷺ

ہر کام ترے نام سے آسان ہوا ہے
ہے ذکر ترا اسمِ اماں رحمتِ عالم ﷺ

والعصر ! یہ دنیا تو خسارے میں پڑی تھی
بدلا تری آنکھوں نے سماں رحمتِ عالم ﷺ

ارفع ہے ترا ذکر، محبت کی گھڑی ہے
ہر دم ہے تو ہی وردِ زباں رحمتِ عالم ﷺ

دامن میں شفاعت کا یقیں لے کے چلا ہوں
ورنہ میں کہاں اور کہاں ؟ رحمتِ عالم ﷺ

سیرت کے ہر اک نقش میں قرآن کی صورت
قرآن کی صورت سے عیاں رحمتِ عالم ﷺ

دربارِ مدینہ کی رسائی مجھے کافی!
طیبہ ہے مری جائے اماں ! رحمتِ عالم ﷺ

حسانؓ کے لہجے میں پکارے ترا ہمدمؔ
ہو اذنِ سخن ! حسنِ بیاں ! رحمتِ عالم ﷺ

حروف شایانِ شان کرلوں تو نعت لکھوں
لطیف حسنِ بیان کرلوں تو نعت لکھوں

درود وردِ زبان کر لوں تو نعت لکھوں
حدیثِ قدسی بیان کرلوں تو نعت لکھوں

خدا کی سنّت ادا کروں میں سلام بھیجوں
حضور ﷺ! دل نعت خوان کرلوں تو نعت لکھوں

درِ نبی ﷺ پر بڑی عقیدت سے حرفِ سادہ
صریرِ خامہ کی جان کرلوں تو نعت لکھوں

بجز خدا ان سے بڑھ کے ہستی کوئی نہیں ہے
رجیم وہم و گمان کرلوں تو نعت لکھوں

درِ نبی ﷺ سے جڑا ہوا دل ہمک رہا ہے
اسے ذرا شادمان کر لوں تو نعت لکھوں

سرائے طیبہ سے میم کھینچوں تو حمد لکھوں
یہ اسم نقشِ جہان کر لوں تو نعت لکھوں

تمام کر دوں میں اپنا حسنِ کلام ان پر
کہ دھڑکنیں ترجمان کر لوں تو نعت لکھوں

کمال لکھوں، جمال لکھوں، خصال لکھوں
کلام حرفِ قرآن کر لوں تو نعت لکھوں

حضور ﷺ! نسبت کے خاص رستے پہ چل رہا ہوں
رہِ مدینہ نشان کر لوں تو نعت لکھوں

گلوں کی خوشبو، صبا کا لہجہ، حسیں ترنم
ترنگ دل کی اٹھان کر لوں تو نعت لکھوں

ہر ایک ذرے، ہر ایک قطرے کی بات کہہ کر
زباں سفیرِ جہان کر لوں تو نعت لکھوں

یہی وظیفہ صلوٰۃ کا ہے، نجات کا ہے
صدائے دل کو اذان کر لوں تو نعت لکھوں

دیارِ مدحِ نبی ﷺ سخن کا مقام ٹھہرا
مدینہ دارالامان کر لوں تو نعت لکھوں

کسے ہنر کہ خدا سے بڑھ کر کلام لکھے
میں فکرِ نو آسمان کر لوں تو نعت لکھوں

نگاہِ رحمت سے میری کشتی رواں دواں ہے
یہی کرم بادبان کر لوں تو نعت لکھوں

ثنائے ربی کے بعد ہمدمؔ درود پڑھ کر
میں پاک اپنی زبان کر لوں تو نعت لکھوں

☆

آمدِ مصطفیٰ ﷺ ابتدائے کرم
رحمتِ مصطفیٰ ﷺ انتہائے کرم

آپ ﷺ آئے جہاں میں برائے کرم
زندگی ہو گئی آشنائے کرم

قلبِ اطہر پہ اتری صدائے کرم
آیۂ نسخۂ کیمیائے کرم

سب سے پہلے بنی صورتِ مصطفیٰ ﷺ
حرفِ کن سے ملی کیمیائے کرم

عالمِ کن فکاں سے ازل تا ابد
آپ ﷺ کی ذات ہے ارتقائے کرم

آپ ﷺ کے در سے نسبت بہت ہے مجھے
کچھ نہیں چاہیے ماسوائے کرم

ہو نگاہِ کرم ، تاج دارِ حرم
میرے ہونٹوں پہ ہے مدعائے کرم

ایسی رحمت کا عالم نہ دیکھا کوئی
رہ نہ پایا کوئی ماورائے کرم

نقشِ نعلین سے بامراد ہوگیا
جو بھی ہوتا گیا پارسائے کرم

جس طرف ہے نظر، چلتے جائیں ادھر
ہم کریں گے سدا اقتدائے کرم

سبز گنبد کا سایہ مری روشنی
میرے سر پر سجی ہے ردائے کرم

دھڑکنوں سے درودوں کی آئے صدا
طیبۂ جاں میں ہے وہ فضائے کرم

جو نبی ﷺ کا ہوا وہ خدا کا ہوا
آ رہی ہے فلک سے صدائے کرم

دل سے بس ایک اسم محمد ﷺ پڑھا
چل پڑی مسکرا کر ہوائے کرم

جس نے پائی وہی سرخ رو ہو گیا
کتنی خوش رنگ ہے یہ حنائے کرم

دھوپ نگری مسلسل کڑا امتحاں
اور ابر کرم ہے قبائے کرم

اس جہاں سے ادھر، اس جہاں سے ادھر
اور کچھ بھی نہیں ہے سوائے کرم

کون تھا؟ کون ہے؟ کون ہوگا مرا؟
آپ ﷺ کے دم سے ہے یہ سرائے کرم

نعت نے مجھ کو ہمدؔم سخن ور کیا
میری موجِ کرم ہے نوائے کرم

☆

چاند چمکاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ
نور برساتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

چوم لیں الفاظ میرے بقعہء انوار کو
لب پہ یوں آتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

آپؐ کے نقشِ قدم سے ہے وجودِ زندگی
دل کو دھڑکاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

میرے سر پر تاج ہو سرکار کے نعلین کا
موج میں لاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

آپؐ کے قدموں میں ہیں سارے جہاں کی عظمتیں
رحمتیں لاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

آپؐ کی چشمِ کرم سے تیرگی مٹتی رہے
روشنی لاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

جادۂ منزل مری تو راستے کی دھول ہے
راہ دکھلاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

آپؐ کے دم سے گلستانِ وفا آباد ہے
پھولِ مہکاتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

عاشقانِ مصطفیٰؐ کی محفلیں سجتی رہیں
عشق گرماتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

حسنِ لا محدود کی تعریف ہو زیبِ سخن
نعت میں آتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

ناز ہے ہمدمؔ مجھے بھی نسبتِ نعلین پر
سر پہ لہراتا رہے نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ

☆

نورِ مہِ تمام ہے طیبہ کے شہر میں
ہر چاند زیرِ دام ہے طیبہ کے شہر میں

جود و کرم دوام ہے طیبہ کے شہر میں
رحمت کا فیض عام ہے طیبہ کے شہر میں

نورِ سحر ہے گنبدِ خضریٰ کے رنگ میں
کتنی حسین شام ہے طیبہ کے شہر میں

شام و سحر سجی ہوئی بزمِ درود ہے
حسنِ سخن کلام ہے طیبہ کے شہر میں

اک درسِ دینِ عشق کا آغاز ہے یہاں
اک امن کا پیام ہے طیبہ کے شہر میں

معراج کی نماز میں سجدہ کیے ہوئے
نبیوں کا اک امام ہے طیبہ کے شہر میں

مہکی ہوئی ہیں نور کی کلیاں پون پون
اک موجۂ خرام ہے طیبہ کے شہر میں

سارے جہاں کی دولتیں قدموں کی دھول ہیں
ہر بادشاہ غلام ہے طیبہ کے شہر میں

لفظوں میں کس کے نور کا پرتو ہے آج پھر
ہمدمؔ بھی خوش کلام ہے طیبہ کے شہر میں

☆

رحمت کا خزینہ سرِ افلاک کھلا ہے
فیضانِ مدینہ سرِ افلاک کھلا ہے

والّیل سی زلفیں کہیں والفجر سا چہرہ
یٰس کا سینہ سرِ افلاک کھلا ہے

خوشبو کے دریچے شہِ لولاکؐ پہ وا ہیں
پھولوں کا قرینہ سرِ افلاک کھلا ہے

ہے نور کی تقسیم کہ از روئے معلّٰی
کرنوں کا نگینہ سرِ افلاک کھلا ہے

منزل ہے مری خاکِ مدینہ کے سفر میں
قسمت کا سفینہ سرِ افلاک کھلا ہے

جنّت کو مہکتی ہوئی جاتی ہیں ہوائیں
گلزارِ مدینہ سرِ افلاک کھلا ہے

ایمان کھلا دل پہ تجلّی بہ تجلّی
انوار کا زینہ سرِ افلاک کھلا ہے

کھلتا ہی نہیں مجھ پہ وجودِ شہِ بطحاؐ
وہ ماہِ مدینہ سرِ افلاک کھلا ہے

انسان کی معراج سرِ عرش! کہ ہمدمؔ
سجدے کا قرینہ سرِ افلاک کھلا ہے

☆

درودوں سے دل کا وضو کر رہا ہوں
حضور ﷺ آپ ﷺ کی آرزو کر رہا ہوں

مری انتہائے تکلّم یہی ہے
فقط آپ ﷺ کی گفتگو کر رہا ہوں

یہ حمد و ثنا ہے سرِ بزمِ طیبہ
سلام آپ ﷺ کے رو برو کر رہا ہوں

مجھے بحرِ چشمِ کرم کی طلب ہے
ازل سے یہی جستجو کر رہا ہوں

یہ ذکرِ محمد ﷺ مری زندگی ہے
اِسی نام کی آبرو کر رہا ہوں

مرے سر پہ نعلین کا تاج رکھ دو
خدا سے یہی آرزو کر رہا ہوں

ثنائے حبیبِ خدا ہے یہ ہمدمؔ
اِسی سے میں اپنی نمو کر رہاہوں

☆

آپ ﷺ کا حسنِ مجسّم ، باعثِ حسنِ جہاں
آپ ﷺ کے دم سے وجودِ ہستیِ کون و مکاں

آپ ﷺ کی ہستی سراپا جلوہ ءِ خیر البشر
آپ ﷺ سے ظاہر ہوا سرِّ نہاں ، نورِ فشاں

فخرِ موجودات بھی ہیں ، حسنِ تخلیقات بھی
باعثِ کن سے عیاں ہے وجہِ تخلیقِ زماں

آپ ﷺ کی آمد ہوئی شمس الضحیٰ ! بدرالدجیٰ !
نور کی کرنیں پڑیں ، روشن ہوئی بزمِ جہاں

حسنِ لامحدود کی وسعت کوئی کیا پا سکے
آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر ہیں زمین و آسماں

خالقِ کون و مکاں نے آپ ﷺ کو رتبہ دیا
آپ ﷺ حبیبِ کبریا ہیں سرورِ کون و مکاں

رحمۃ اللعالمینؐ ہیں اے شفیع المذنبینؐ!
آپ ﷺ کی چشمِ کرم سے عاصیوں کو ہے اماں

آپ ﷺ پر لاکھوں ، کروڑوں ، الصلوٰۃ و السّلام
آپ ﷺ کا ذکرِ جلی ہے ہر گھڑی حرفِ اذاں

آپ ﷺ کی تعریف آقا ﷺ کیا کروں ، کیسے کروں
خام ہے اظہار میرا گنگ ہے میری زباں

مرحبا! صدیقؓ ، فاروقؓ اور عثمانؓ و علیؓ
ہیں غلامانِ محمد ﷺ عظمتوں کی داستاں

گل فشاں حسنینؑ، علیؑ و فاطمہؑ رشکِ چمن
چادرِ تطہیر کے نیچے کھلا ہے گلستاں

پنجتنؑ کا ذکر کیونکر نعت میں ہمدم نہ ہو
ذکرِ اہلِ بیت سے ہے نعتیہ روحِ رواں

☆

آپ ﷺ جیسا حسیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !
دو جہاں میں کہیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

یہ سبھی نعمتیں ہیں بڑی نسبتیں ! رحمتِ دو جہاں !
رحمتوں کا امیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

آپ ﷺ شمس الضحیٰ ، آپ ﷺ بدالدجیٰ ، آپ ﷺ نورالہدیٰ
آپ ﷺ سا بالیقیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

آپ ﷺ رشکِ چمن ! شہنشاہِ زمن ! آپ ﷺ خیرالبشر !
عظمتوں کا مکیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

آپ ﷺ جود و کرم ! پاسبانِ حرم ! سرورِ انبیاء !
آپ ﷺ سا دل نشیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

پنجتنؑ کے جہاں ! چار یاروں کی جاں ! آپ ﷺ ختم الرسل !
جانِ ایمان و دیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

آپ ﷺ کے دم سے ہی بزمِ ہستی سجی ! روشنی چھا گئی !
آپ ﷺ جیسا کہیں اور کوئی نہیں ! آفریں آفریں !

☆

صریرِ خامۂ تقدیرِ برگِ نے کیا ہے؟
حیات اسمِ محمد ﷺ ہے اور شے کیا ہے؟

بغیر آپ ﷺ کے کوئی وجود بنتا ہے؟
یہ کائنات مدینے پہ ختم ہے، کیا ہے؟

حضور ﷺ آپ نے رکھا ہے خاک داں پہ قدم
مہ و نجوم گواہ ہیں، یہ نقشِ پے کیا ہے؟

بس ایک جامِ شہادت کی پیاس کافی ہے
پلائیں ساقیِ کوثر ہمیں تو مے کیا ہے؟

دلوں پہ آپ ﷺ کی صدیوں سے حکمرانی ہے
حضور ﷺ فاتحِ عالم ہیں اور جَے کیا ہے؟

یہ راز عشقِ محمد ﷺ ہے کون سمجھے گا
بری ہے آپ ﷺ کی امت، خدا سے طے کیا ہے؟

گدائے شہرِ حرم ہوں، سگِ مدینہ ہوں
مری نظر میں ثمرقند کیا ہے؟ رے کیا ہے؟

کفِ شعور پہ لکھا درود ہے ہمدؔم
مرا کلام ہے کیا اور میری لے کیا ہے؟

☆

درِ نبی ﷺ پر سلام میرا
یہی ہے پہلا کلام میرا

فرشتے پوچھیں گے نام میرا
کہیں گے آقا ﷺ ''غلام میرا''

ہوائے طیبہ درود لے جا
سنیں گے آقا ﷺ پیام میرا

کبھی تو جلوہ دکھا ہی دیں گے
نصیب ہو گا دوام میرا

جہاں کے ساقی سے پی رہا ہوں
کبھی نہ ٹوٹے گا جام میرا

حضور ﷺ مجھ کو قبول کیجے
یہ حرفِ سادہ ہے عام میرا

درود آقا ﷺ پہ پڑھ رہا ہوں
اسی سے بنتا ہے کام میرا

پڑھے ہی جاؤں میں نعت ہمدمؔ
یہی ہے اچھا مقام میرا

☆

نبی ﷺ کا نام سرِ لامکاں سجایا گیا
یہ خاک داں تو بہت بعد میں بنایا گیا

صدائے کن سے بھی پہلے وہ حرفِ ہست بنا
پھر اس کے بعد سرِ آئنہ دکھایا گیا

رکھا تھا رحمتِ عالم نے کالی کملی میں
کفِ شہود پہ جو کچھ اٹھا کے لایا گیا

مرے حضور ﷺ نے پائی ہے عظمتِ معراج
گیا ہے کون وہاں پر جہاں بلایا گیا

عمل سے علم سراپا حضور ﷺ تھے پہلے
بلا کے غارِ حرا میں فقط پڑھایا گیا

ہوا ہے ذکرِ محمد ﷺ سبھی صحیفوں میں
کتابِ زیست کا عنوان جو بنایا گیا

خدا کے بعد نبی ﷺ کا مقام اعلیٰ ہے
یہ راز کلمہء توحید میں بتایا گیا

خدا کا شکر کہ حرفِ سخن ملا ہمدمؔ
مرے لبوں پہ خزینۂ نعت لایا گیا

☆

ثنائے اسمِ محبت ہے نعتیہ موسم
خدائے پاک کی رحمت ہے نعتیہ موسم

عطا ہوا ہے گلوں کو خزینہء مدحت
صدائے جشنِ ولادت ہے نعتیہ موسم

درود پاک مری آگہی کا حاصل ہے
مرے لیے تو عبادت ہے نعتیہ موسم

مرا یہ حسنِ تخیل حضور ﷺ کے دم سے
خیالِ حسن عقیدت ہے نعتیہ موسم

حروف نعت کی صورت اترنے لگتے ہیں
سخن وری کی حقیقت ہے نعتیہ موسم

قبائے نعت میں اردو زبان زندہ ہے
ادب کی شان ہے، زینت ہے نعتیہ موسم

شبِ الست سے معراج تک بلندی ہے
عروجِ شانِ رسالت ہے نعتیہ موسم

خموش رہ کے بھی سوچوں حضور ﷺ کی باتیں
کہ دھڑکنوں کی تلاوت ہے نعتیہ موسم

کتاب رب کی ہے لیکن بیاں حضور ﷺ کا ہے
الف سے سین کی صورت ہے نعتیہ موسم

مرے حضور ﷺ کی سیرت مری شریعت ہے
مرے حضور ﷺ کی صورت ہے نعتیہ موسم

فضائے کوئے مدینہ میں مست رہتا ہوں
خیال و خواب کی جنت ہے نعتیہ موسم

مری مجال کہاں ہے کہ کچھ کہوں ہمدم
مرے شعور کی طاقت ہے نعتیہ موسم

صبحِ جمالِ نور کا مطلع کہوں تجھے
تصویرِ کائنات کا جلوہ کہوں تجھے

حرفِ حیات، نور کی پہلی کرن ہے تو
تخلیقِ کائنات کا منبع کہوں تجھے

صدیوں کی زرد خاک بھی سرسبز ہو گئی
جھونکا بہارِ صبح کا، غنچہ کہوں تجھے

میرے حروف نعت کے سانچے میں خام ہیں
تو ہی بتا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کیا کہوں تجھے

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چاہیے لہجہ قرآن کا
سب سے حسین، اولیٰ و اعلیٰ کہوں تجھے

چشمِ کرم حضور ﷺ ہو ہمدمؔ کی ذات پر
عاجز ہوں عرضِ حال سے کیا کیا کہوں تجھے

☆

ازل میں نہاں ہے، ابد میں نہاں ہے
سرِ لامکاں تیرا پیکر عیاں ہے

محمد ﷺ وظیفہ، محمد ﷺ بیاں ہے
محمد ﷺ، محمد ﷺ ہی وردِ زباں ہے

کروں حرف ریزی قرینہ نہیں ہے
تری نعت کہہ لوں سلیقہ کہاں ہے؟

رگِ ظلمتِ شب کٹی جا رہی ہے
طلوعِ سحر پیکرِ جاوداں ہے

محبت سے آنکھیں بچھی جا رہی ہیں
جبیں سر نگوں ہے ترا آستاں ہے

فلک طاق در طاق کھلنے لگا ہے
سرِ عرش جلوہ ترا ضوفشاں ہے

تری رحمتیں جام در جام آقاﷺ
حقیقت میں تو ساقیء دوجہاں ہے

ازل سے ابد تک شفاعت تری ہے
ترے نام کا سکۂ جاوداں ہے

نگاہِ کرم ہو سنور جائے ہمدؔم
بہت بے اماں ہے، بہت خستہ جاں ہے

☆

نورِ مہِ تمام ہے ، نورِ سحر کہیں
جلوہ نما ہے عرش پہ خیر البشر کہیں

حدِّ ادب تو دیکھیے آگے نہیں گئے
جلنے لگے ہیں طائرِ سدرہ کے پر کہیں

چشمِ کرم کے سامنے سارا جہان ہے
کھلنے لگا ہے گنبدِ خضریٰ کا در کہیں

جانِ حیات آپ ﷺ ہیں ، تصویرِ کائنات
رحمت کا فیض عام ہے ، نورِ نظر کہیں

جس نے درِ رسول ﷺ کی نسبت کو پا لیا
بھٹکا نہیں ہے آج تلک در بدر کہیں

کیسے کہوں کہ آپ ﷺ کو میری خبر نہیں
پڑتا ہے زخم زخم کا گہرا اثر کہیں

شہرِ خیال و خواب میں دیکھا ہوا تو ہے
دیکھوں حضور ﷺ آپ ﷺ کو بارِ دگر کہیں

سب کو حضور ﷺ آپ ﷺ نے رستہ دکھا دیا
منزل نہ تھی کسی کی نہ یہ رہ گزر کہیں

دیکھے ہی جا رہا ہوں مدینِ جمال کو
رکنے نہ دے گا مجھ کو یہ ذوقِ سفر کہیں

ہمدمؔ کفِ شعور پہ لکھی ہوئی ہے نعت
بہرِ کرم حضو ﷺ نے بخشا ہنر کہیں

☆

قریۂ نور کے مینار نظر آتے ہیں
جس طرف دیکھیے سرکار ﷺ نظر آتے ہیں

اک زمانے کے ستائے ہوئے بنجر دل تھے
بزمِ طیبہ میں جو گلزار نظر آتے ہیں

آج پرواز رُکی طائرِ سدرہ کی کہیں
آج کچھ اور ہی آثار نظر آتے ہیں

ماہ و انجم ہیں فروزاں شہِ ابرار کے ساتھ
جلوۂ حسن کے انوار نظر آتے ہیں

آپ ﷺ کے نام سے ملتی ہے دلوں کو راحت
آپ ﷺ سب سے بڑے غم خوار نظر آتے ہیں

بزمِ دنیا کو سجایا مرے خالق نے کہ یوں
آپ ﷺ ہی صاحبِ دربار نظر آتے ہیں

آپ ﷺ یٰسٓ بھی ، طٰہٰ بھی ، مزمّل بھی ہیں
آپ ﷺ ہی حسن کا شہکار نظر آتے ہیں

بس وہی پیاس بجھائیں گے ہماری ہمدمؔ
ہم جنہیں سوچ کے مے خوار نظر آتے ہیں

وہم و گماں کے دشت میں دل یوں سنبھل گیا
لب پر نبی ﷺ کے نام کا کلمہ مچل گیا

آئے نبی کریم ﷺ تو کیا کچھ بدل گیا
یثرب تھا جس کا نام وہ طیبہ میں ڈھل گیا

نورِ مہِ تمام کی جلوت کے سامنے
تیرہ شیوں کی صبح کا سورج بھی ڈھل گیا

بحرِ تجلیات میں دائم رہے حضور ﷺ
وہ جس کی ایک موج سے ہی طور جل گیا

بہرِ کرم حضور ﷺ کی چشمِ کرم رہی
منگتا درِ حبیب ﷺ کے ٹکڑوں پہ پل گیا

ہمدمؔ نبی ﷺ کے نام سے نسبت رہی مجھے
سوچا تو دل میں نعت کا مصرع مچل گیا

☆

آئینۂ حیات ہے صورت رسول ﷺ کی
دل میں بسی ہوئی ہے محبت رسول ﷺ کی

دینِ خدا ہوا ہے مکمل حضور ﷺ پر
دائم ہوئی ہے مہرِ نبوت رسول ﷺ کی

قرآن ہو ، درود ہو یا کن فکاں سخن
ذکرِ خدائے پاک ہے مدحت رسول ﷺ کی

کون و مکاں کی اوج پہ معراج پا گئے
سب سے عظیم تر ہے یہ عظمت رسول ﷺ کی

طیبہ سے عرش تک ہوا چرچا حضور ﷺ کا
بزمِ جہاں میں عام ہے رحمت رسول ﷺ کی

صادق ہیں اور امین ہیں ! قربان جائیے
دشمن بھی مانتے ہیں صداقت رسول ﷺ کی

ہے ضابطہ حیات کا اسوہ حضور ﷺ کا
دنیا میں بے مثال ہے سیرت رسول ﷺ کی

وہ بندگانِ خاص کی سیڑھی پہ چڑھ گیا
جس کو عطا ہوئی ہے مودّت رسول ﷺ کی

اے رہروانِ شوق یہ رکھنا سنبھال کر
دینِ محمدی ﷺ ہے امانت رسول ﷺ کی

فتنہ کسی لعین کا کم تر نہ کر سکا
کتنی عظیم تر ہے رسالت رسول ﷺ کی

کوثر کے ایک جام سے مقبول ہو گئے
دامن میں لے چلے ہیں شفاعت رسول ﷺ کی

سب کچھ نثار ہے مرا ہمدمؔ حضور ﷺ پر
جاں سے مجھے عزیز ہے حرمت رسول ﷺ کی

☆

سرائے نعت میں جب تک نزول ہوتا نہیں
کلام طیبۂ جاں میں قبول ہوتا نہیں

مرے شعور کی نسبت یہی قصیدہ ہے
نہیں نہیں یونہی ذکرِ رسول ﷺ ہوتا نہیں

دیارِ حرف! مقدّس ہے نعت کی منزل
عقیدتوں کا سفر ہے، فضول ہوتا نہیں

انھی کے نام سے دل کو سکون ملتا ہے
وہ جن کے ذکر سے کوئی ملول ہوتا نہیں

ہے بادشاہ سے بڑھ کر عروج مومن کا
یہی نہیں کہ غلامِ رسول ﷺ ہوتا نہیں

یہی پیام ہے قرآن کا، حدیث یہی
نبی ﷺ کی بات سے بڑھ کر اصول ہوتا نہیں

سرابِ فکر میں کھو کر بھٹکتا رہتا ہے
جو راہِ کوئے مدینہ میں دھول ہوتا نہیں

یہی مقامِ مودّت ہے حبِ آلِ رسول ﷺ
بغیر عشق ، عمل بھی قبول ہوتا نہیں

وہ ایک قطرہ ءِ نیساں سہی مگر کم ہے
جو بحرِ عشقِ نبی ﷺ میں حلول ہوتا نہیں

دیارِ عشق میں اس کو ببول کہتے ہیں
نہال بوئے نبی ﷺ سے جو پھول ہوتا نہیں

وہی یزید ہے دنیا کی کربلاؤں میں
وہ جس کے دل میں مقامِ بتولؑ ہوتا نہیں

یہاں تو خار بھی ہمدمؔ نمود پاتے ہیں
نبی ﷺ کے باغ میں کوئی ببول ہوتا نہیں

☆

اے شاہِ امم ﷺ آپ ﷺ ہمیں ایسا بنا دیں
ایمان کی شمع سے اندھیروں کو مٹا دیں

ہم اہل مودّت پہ ہوئی فرض شہادت
ایمان کی طاقت سے ہر اک ظلم مٹا دیں

اُمت کو مواخات مدینہ کی طلب ہے
دشمن کی ہر اک چال کو ناکام بنا دیں

کج فہم جہالت کا سبب ڈھونڈ رہے ہیں
ان کو بھی ذرا شمعِ رسالت کی جِلا دیں

کم ظرف نے سینے میں جو خناس بھرا ہے
لاحول پڑھیں اس پہ اسے دور بھگا دیں

پھر دشتِ گماں زاد میں تاریک سفر ہے
اے نورِ خدا گنبدِ خضریٰ کی ضیا دیں

ہم ختمِ نبوت کے علم دار ہیں ہمدؔم
ناموسِ رسالت پہ ہر اک چیز لٹا دیں

☆

انوار کے پیکر میں جو قرآن سجا ہے
''الحمد'' سے ''والناس'' تلک نعت سرا ہے

احساس دمکتا ہے تجلّی بہ تجلّی
''یہ دل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے''

قرآن کے لہجے میں کروں ذکرِ مدینہ
اک نعت کہوں میں کہ یہی میری بقا ہے

رحمت کی گھٹائیں ہیں مدینے کی فضا میں
اِک سبز نگینہ ہے جو انوار نما ہے

بخشش کا وسیلہ ہے وہی شافعِ محشر
وہ رحمتِ عالم ہے جو محبوبِ خدا ہے

طیبہ سے مہکتی ہوئی آتی ہیں ہوائیں
ہر پھول جو آقا ﷺ کے پسینے سے کھلا ہے

صدیقؓ ہیں، فاروقؓ ہیں، عثمانؓ و علیؓ ہیں
پرنور ستاروں میں محمد ﷺ کی ضیا ہے

عاصی ہوں مجھے کالی کملیا میں چھپا لیں
لے دے کے مرے پاس یہی بندِ قبا ہے

توقیر درودوں کے وسیلے سے ملی ہے
بس اسمِ محمد ﷺ ہی مرا حرفِ دعا ہے

ہمدمؔ مری دھڑکن بھی ثناخوانِ نبی ﷺ ہے
آقا ﷺ کا قصیدہ ہی مرے دل کی صدا ہے

☆

آقا ﷺ کا قصیدہ ہے سنائیں تو عجب کیا
ہم طرزِ بیاں نعت بنائیں تو عجب کیا

قرآن کے اسلوب میں اک نعت جڑی ہے
ہم نعت میں قرآن سنائیں تو عجب کیا

مدت سے بلاوے کی دعا مانگ رہا ہوں
دربارِ رسالت ﷺ میں بلائیں تو عجب کیا

محمود ﷺ کے قدموں میں ہے انساں کی بلندی
نعلین کو ہم سر پہ اٹھائیں تو عجب کیا

ہم پیاس کے مارے ہیں مگر ساقیِ کوثر ﷺ
رحمت سے بھرے جام پلائیں تو عجب کیا

آقا ﷺ کی اطاعت سرِ میثاق لکھی ہے
ہم اپنی محبت جو نبھائیں تو عجب کیا

ہر نعمتِ عظمیٰ پہ خوشی فرض ہے ہمدمؔ
میلاد پہ ہم عید منائیں تو عجب کیا

☆

مطلعِ انوار میں الہام ہو کر رہ گئی
مجھ پہ یوں نعتِ نبی ﷺ انعام ہو کر رہ گئی

ہم دل و جاں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہو گئے
زندگی اس عشق میں بے دام ہو کر رہ گئی

چوم لیتی ہے نظر نقشِ کفِ پائے رسول ﷺ
بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ دو گام ہو کر رہ گئی

جب سے نکلا ہے سرِ طیبہ مرا ماہِ تمام
تیرگی یثرب کی سب گم نام ہو کر رہ گئی

ایک چھینٹا جس شفاعت کا مجھے درکار ہے
ساقئ کوثر کے ہاتھوں جام ہو کر رہ گئی

حرمتِ ختمِ نبوت پر مکمل دین ہے
آپ ﷺ کی ناموس ہی اسلام ہو کر رہ گئی

قراتِ قرآن سے دل پر یہی عقدہ کھلا
مدحتِ سرکار ﷺ ہی پیغام ہو کر رہ گئی

ہر گھڑی ''صلِّ علیٰ'' پڑھنے لگی ہیں دھڑکنیں
اب تو ہمدم نعت ﷺ صبح و شام ہو کر رہ گئی

سج گئی جن سے ہماری خاک دانی وہ رسول ﷺ
مل گئی جن کو جہاں کی حکمرانی وہ رسول ﷺ

رحمت اللعالمیں ﷺ ہیں ، سرورِ کون و مکاں
آئنہ جن پر ہوئی ہے لامکانی وہ رسول ﷺ

جو شبِ معراج حسنِ باریابی پا گئے
کھل گیا جن پر حجابِ آسمانی وہ رسول ﷺ

اسوۂ حسنہ دیا ، قرآں کتابِ زندگی
جن سے پائی دو جہاں میں کامرانی وہ رسول ﷺ

نعت کا غنچہ کھلائے قریۂ ادراک میں
جن پہ لکھی ہے محبت کی کہانی وہ رسول ﷺ

فخر ہے ہمدمؔ ہمیں خیرالوریٰ کے نام پر
جن پہ نازاں ہے ہماری زندگانی وہ رسول ﷺ

☆

زیبِ سخن رہا ہے جو وردِ زباں ہوا
نورِ الست ، سرورِ کون و مکاں ہوا

لات و منات مٹ گئے رحمت کے نور سے
دنیا میں ایک نام کا سکہ رواں ہوا

تھاما جسے حضور ﷺ نے معراج پا گیا
چاہا جسے حضور ﷺ نے جانِ جہاں ہوا

ظلمت پرست دشت میں نکلا مہِ تمام
روشن حضور ﷺ آپ ﷺ سے یہ خاکداں ہوا

سب نعمتوں کی جان ہے میلادِ مصطفٰے ﷺ
صبحِ جمالِ نور سے عقدہ عیاں ہوا

خیرالکثیر آپ ﷺ کو کوثر عطا ہوئی
دشمن ہوا جو آپ ﷺ کا وہ بے نشاں ہوا

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ جو حسانؓ نے کیا
مجھ کو شعور نعت کا ایسا کہاں ہوا

دھڑکن مری فراق میں بے چین تھی مگر
طیبہ میں جا کے اور بھی دل بے کراں ہوا

جس کو مرے حضور ﷺ نے نسبت دوام کی
ذرہ بھی کائنات میں اک کہکشاں ہوا

اپنے عمل سے آپ ﷺ نے قرآن کر دیا
جبریلؑ کی زبان سے جو کچھ بیاں ہوا

ہمدم یہ حرفِ نعت ہے عزّ و شرف مجھے
مجھ کو درِ رسول ﷺ پہ اذنِ بیاں ہوا

☆

سرِ خواب آئیں یہ جی چاہتا ہے
وہ تشریف لائیں یہ جی چاہتا ہے

بلا لیں مدینے کی بستی میں مجھ کو
یہی ہیں دعائیں، یہ جی چاہتا ہے

تصور میں دیدار کرتا رہوں میں
وہ جلوہ دکھائیں یہ جی چاہتا ہے

محبت سے چوموں میں روضے کی جالی
وہ گھر میں بلائیں یہ جی چاہتا ہے

کرن در کرن سبز گنبد سے روشن
دیے ہم جلائیں یہ جی چاہتا ہے

درِ مصطفٰے ﷺ کے پیامِ اماں سے
دلوں کو ملائیں یہ جی چاہتا ہے

محمد ﷺ کی سیرت سے اپنے دلوں کو
سدا جگمگائیں یہ جی چاہتا ہے

خدا نے منایا ہے میلاد ہمدمؔ
سو ہم بھی منائیں یہ جی چاہتا ہے

☆

وجودِ ہست میں حسن و جمال آپ ﷺ سے ہے
خدا کے بعد یہ سارا کمال آپ ﷺ سے ہے

خدا نے آپ ﷺ کی خاطر سجائی بزمِ جہاں
یہ خاکداں، یہ ثمر، یہ نہال آپ ﷺ سے ہے

کلامِ پاک میں دیکھا ہے یہ حسیں اسلوب
جواب رب کو پتا ہے، سوال آپ ﷺ سے ہے

مرے حضور ﷺ نے بخشا ہے معرفت کو جنوں
قلندروں کا زمیں پر یہ حال آپ ﷺ سے ہے

نماز و روزہ و حج میں رواں ہے ذکرِ رسول ﷺ
نظامِ رسمِ عبادت بحال آپ ﷺ سے ہے

وفورِ نعت سے جل تھل مرا سفینہ ہے
یہ موج موج بھنور میں اچھال آپ ﷺ سے ہے

فروغِ مطلعِ انوار ہے شبِ اسریٰ
حسین عرشِ بریں خوش خصال آپ ﷺ سے ہے

نہاں ہے چشمِ تماشا سے حسنِ لامحدود
جو آئینے میں عیاں ہے جمال آپ ﷺ سے ہے

ہر اک چراغ میں لو ہے ضحیٰ کے چہرے سے
حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے، روشن بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے ہے

مقام سب کو ملا ہے حضور ﷺ کے در سے
جو بے مثال ہے وہ بے مثال آپ ﷺ سے ہے

خدا نے سب کو دیا ہے سلام کا تحفہ
درودِ پاک میں شامل یہ آل آپ ﷺ سے ہے

ڈھلی ہے نعت میں ہمدمؔ صدائے موجِ سخن
نوائے طیبہء دل باکمال آپ ﷺ سے ہے

☆

گل ہائے عقیدت ہوں ، سخن دان کی خوشبو
لہجے میں مجھے چاہیے حسانؓ کی خوشبو

جس نعمتِ عظمیٰ سے چمکتے ہیں زمانے
ہے سورۂ رحمٰن میں ذیشان کی خوشبو

احساس مہکتا ہے مدینے کی ہوا سے
طیبہ کی فضاؤں میں ہے وجدان کی خوشبو

صورت میں بھی سیرت کے وہی پھول جڑے ہیں
قرآن میں ہے صاحبِ قرآن کی خوشبو

پہنچا ہے تخیل تو یہ دیکھا شبِ اسریٰ
ہیں لوح و قلم زیبِ قلم دان کی خوشبو

گل زارِ مدینہ میں کھلا پھول گیا تو
تاریخ بنی عشق کے میدان کی خوشبو

پھیلی ہے اسی صاحبِ کردار کے در سے
صدیقؓ ، عمرؓ ، حیدرؓ و عثمانؓ کی خوشبو

یہ پھول اسی گل کے پسینے سے کھلے ہیں
وہ جس کو عطا کی گئی رحمٰن کی خوشبو

بے کار ہے ، گفتار بھی ، کردار بھی ورنہ
آقا ﷺ سے محبت میں ہے ایمان کی خوشبو

سرکار ﷺ سے نسبت پہ مجھے ناز ہے ہمدمؔ
پائی ہے ہر اک پھول نے گل دان کی خوشبو

☆

اسمِ احمد ﷺ وہ کرشمہ بھی دکھا دیتا ہے
غنچۂ نعت مرے دل میں کھلا دیتا ہے

اپنے محبوب سے ملتا ہے وہ معراج کی شب
ہجر لازم ہو تو ہجرت بھی کرا دیتا ہے

ہنس کے پیتے ہیں سبھی جامِ شہادت دیکھو!
عشق سچا ہو تو مے خوار بنا دیتا ہے

ایک کملی ہے جو رحمت میں چھپا لیتی ہے
اک سہارا ہے جو گرتوں کو اٹھا دیتا ہے

یہ نیابت تو حقیقت میں اسی شاہ ﷺ کی ہے
جو غلاموں کو بھی سلطان بنا دیتا ہے

ایسا ساقی نہ کسی بزم نے دیکھا ہو گا
جام کوثر کے جو پیاسوں کو پلا دیتا ہے

عشق ہے آلِ محمد ﷺ سے مودّت کرنا
جیسے پانی کسی مچھلی کو جِلا دیتا ہے

جب بھی دیتا ہے خدا نعت کا تحفہ ہمدمؔ
مجھ سے ناچیز کی اوقات بڑھا دیتا ہے

☆

رحمتِ حق سے ملی جو آپ ﷺ ہی کے در میں تھی
روشنی کون و مکاں کی آپ ﷺ کی چادر میں تھی

رحمتہ اللعالمیں جب بقعۂ انوار تھے
ہستی کون و مکاں تخلیق کے محور میں تھی

دست بستہ آپ ﷺ کے دربار میں روشن ہوئے
کیا ادا صدیقؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ اور حیدرؓ میں تھی

گو بشر کا روپ تھا لیکن کہیں سایہ نہ تھا
رحمتِ عالم ﷺ کی ہستی نور کے پیکر میں تھی

آپ ﷺ ہی کے دم سے چمکا ہر ستارا نور کا
خاک دانی کی لطافت آپ ﷺ ہی کے گھر میں تھی

آپ ﷺ کی آمد ہوئی قصرِ تکبر گر گیا
ٹوٹ کر بکھری انا جو روم کے قیصر میں تھی

آپ ﷺ کی سیرت سراپا چہرہء قرآن ہے
آپ ﷺ کی صورت مثالی گنبدِ بے در میں تھی

آپ ﷺ کے پائے رسا کی دھول تک پہنچی نہیں
طاقتِ پرواز جو جبریل کے شہپر میں تھی

چادرِ تطہیر کے سائے میں ہمدمؔ کیا ہوا
لو تجلّی در تجلّی چہرۂ انور میں تھی

☆

حرفِ گل چیدہ کی خوشبو میں بساتے ہیں
احساس کے غنچے میں ہم نعت سجاتے ہیں

قدسی چلے آتے ہیں سرکار کے روضے پر
سنتے ہیں فلک زادے تعظیم کو آتے ہیں

درگنبد خضریٰ کے افلاک پہ کھلتے ہیں
خوشبو کے سبھی جھونکے فردوس میں جاتے ہیں

اک نور کا ڈیرا ہے ، مدنی کا بسیرا ہے
طیبہ کی فضاؤں میں آثار بتاتے ہیں

بارات سجاتے ہیں دولہا شب اسریٰ کے
معراج کی شب اپنا انداز دکھاتے ہیں

سیرت مرے آقا ﷺ کی صورت کا حوالہ ہے
اوصافِ حمیدہ بھی قرآن پڑھاتے ہیں

رازق نے عطا کی ہے تقسیم محمد ﷺ کو
وہ جس کو عطا کر دیں لنگر وہی کھاتے ہیں

مجھ کو تو بھروسہ ہے بس ان کی شفاعت پر
مجبور کی گٹھڑی کو سرکار ﷺ اٹھاتے ہیں

وہ خاک نشیں ٹھہرے، طیبہ کے مکیں ٹھہرے
معراج کی شب جن کو محبوب بلاتے ہیں

چبھتی ہے کہاں دنیا اب ان کے غلاموں کو
طیبہ کے مسافر ہیں طیبہ ہی کو جاتے ہیں

کملی میں سماتے ہیں ہوتا ہے کرم جن پر
وہ کھول کے بانہیں جو بچوں کو بلاتے ہیں

رحمت کے خزینے کی کیا بات کروں ہمدمؔ
جنت کو سجاتے ہیں، دوزخ کو بجھاتے ہیں

☆

گلزارِ مدینہ سے گزر جاتا ہوں اکثر
یوں نعت کی خوشبو میں بکھر جاتا ہوں اکثر

کملی میں چھپا لیں گے، مگر کیسا لگے گا؟
میں اپنے گناہوں سے ہی ڈر جاتا ہوں اکثر

''الحمد'' سے ''والناس'' تلک نعت جڑی ہے
قرآن کے لہجے سے نکھر جاتا ہوں اکثر

میں شہر مدینہ کا مسافر ہوں ہوا سن!
تو لاکھ مجھے روکے مگر جاتا ہوں اکثر

فردوس مری چشم تصور میں سجی ہے
ہے ساقیِ کوثر کی نظر، جاتا ہوں اکثر

ہر سمت نظر آتے ہیں سرکار ﷺ کے جلوے
ہے خواہش دیدہ کا سفر، جاتا ہوں اکثر

ہے اسمِ محمد ﷺ کا وظیفہ مرا جینا
آقا ﷺ کے وسیلے سے سنور جاتا ہوں اکثر

کھو جاؤں میں طیبہ کی فضاؤں میں تو ہمدؔم
خود اپنی حقیقت سے مکر جاتا ہوں اکثر

☆

اک وہ بھی زمانہ تھا، اک یہ بھی زمانہ ہے
ہر عہد محمد ﷺ کی رحمت کا خزانہ ہے

صدیقؓ و عمرؓ مہکے، عثمانؓ و علیؓ چمکے
دربارِ رسالت میں ہر پھول یگانہ ہے

اک رحمتِ عالم ﷺ سے تکمیل ہے دنیا کی
دنیا کی حقیقت کا اتنا سا فسانہ ہے

ہر روز مدینے میں آمد ہے فرشتوں کی
کیا خوب غلامانِ جنّت کا ٹھکانہ ہے

طیبہ کا حسیں منظر وہ گنبدِ خضریٰ ہے
اس سبز نگینے میں کیا نور سہانا ہے

سرکار کے روضے پر اک نعت سنانی ہے
حسانؓ کی سنت کو ایسے بھی نبھانا ہے

خواہش ہے دم آخر دیدار ملے ہمدمؔ
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو دھڑکن بھی روانہ ہے

☆

درود پڑھنا عظیم تر ہے
یہی قصیدہ بڑا ہنر ہے

صدائے موجۂ بحر و بر ہے
وہ اسم ایسا حسین تر ہے

عطائے ربی سے جانتے ہیں
وہ علم بھی جو برونِ در ہے

زباں پہ گل ہیں عقیدتوں کے
نظر درودوں سے تر بہ تر ہے

ہماری گٹھڑی اٹھائی جس نے
سبھی جہانوں کا راہ بر ہے

اُدھر اُدھر ہے خدا کی رحمت
وہ شاہِ عالم ﷺ جدھر جدھر ہے

چمک رہا تھا جو لامکاں میں
وہی ستارہ نگر نگر ہے

بغیر سائے کے معجزہ ہے
وہ نور ظاہر میں جو بشر ہے

پلائیں کوثر کے جام ساقی
یہی کرم ہے ، یہی ثمر ہے

دیارِ طیبہ میں چل رہا ہوں
عقیدتوں کا حسیں سفر ہے

گزار لوں مصطفیٰ ﷺ کے صدقے
یہ کارِ دنیا جو مختصر ہے

نمودِ صبح بہار ہمدؔم
وہ سبز گنبد ہرا شجر ہے

☆

شان اونچی عظیم تر کی ہے
ہر تجلّی اسی سحر کی ہے

کون بنتا ہے رحمتوں کا امیں
ہر شفاعت اسی نظر کی ہے

پارسائی میں لامکاں دیکھا
یہ سعادت حسیں بشر کی ہے

آسرا ہے ہرا بھرا گنبد
سبز چھاؤں اسی شجر کی ہے

کج خیالی تھی میری موجِ سخن
نعت خوانی نے معتبر کی ہے

نور پھیلا شعور کے اندر
طیبہءجاں میں وہ سحر کی ہے

بات صدیقؓ اور عثماںؓ کی
جو علیؓ نے کہی، عمرؓ کی ہے

کون کرب و بلا کو پہنچا ہے
یہ شہادت تو ان کے گھر کی ہے

ناز ہمدؔم مجھے غلامی پر
چاکری جو کریم در کی ہے

☆

عجیب نور کا پیکر عجب فسانہ تھا
ازل سے سارا زمانہ ہوا دوانہ تھا

ہر اک غلام نے معراجِ مصطفےٰ ﷺ پائی
جسے حضور ﷺ ملے تھے وہی یگانہ تھا

شبِ الست دیے میں اجال کر رکھا
وہ خاص نور جو رب نے ہمیں دکھانا تھا

ہر ایک دور نے پائی ہے رحمتِ عالم
مرے کریم ﷺ کے قدموں میں ہر زمانہ تھا

نکل رہا تھا مدینے میں امن کا سورج
ہر ایک لب پہ درودوں بھرا ترانہ تھا

لہو سے دین کے گلشن کو سینچنے والا
وفا کے پھول تھے جس میں وہی گھرانہ تھا

درِ رسول ﷺ سے نسبت دوام ہے ہمدمؔ
جہانِ درد میں ورنہ کہاں ٹھکانہ تھا

☆

منصبِ رحمتِ عالم پہ جو آئے ہوئے ہیں
بزمِ کونین مدینے میں سجائے ہوئے ہیں

بر سرِ موجِ سخن وجد میں آئے ہوئے ہیں
پھول جو نعت کے غنچے میں سجائے ہوئے ہیں

سبز گنبد کے نگینے سے ضیا بٹتی ہے
فرش تا عرش چراغوں کو جلائے ہوئے ہیں

رب نے کھائی ہے قسم دیکھ کے ''والیل'' جنہیں
چاند چہرے کو وہ زلفوں میں چھپائے ہوئے ہیں

جو چلے دین محمد ﷺ پہ وہ مغضوب نہیں
راستہ زیست کا انساں کو دکھائے ہوئے ہیں

ایک ابرو کے اشارے پہ وہ قربان ہوا
چاند کٹتا ہے وہ انگلی جو اٹھائے ہوئے ہیں

میری امید گھٹا بن کے مدینے لے چل
ابر رحمت کے مری بات بنائے ہوئے ہیں

اُن کے پیکر سے لطافت کا پتہ چلتا ہے
نور ہے نور! کہاں نور کے سائے ہوئے ہیں

اُن کی نسبت کا بھرم ہے کہ میں رسوا نہ ہوا
عیب میرے بھی وہ کملی میں چھپائے ہوئے ہیں

نعت ہوتے ہیں قصیدے میں بیاں ہوتے ہیں
میرے ادراک میں جو پھول سمائے ہوئے ہیں

ہم کفِ پائے محمد ﷺ سے نمو پاتے ہیں
دل دبستانِ مدینہ میں لگائے ہوئے ہیں

ان کے اعمال ہیں قرآن سراپا ہمدؔم
اپنی صورت میں جو سیرت بھی دکھائے ہوئے ہیں

☆

قبائے نعت میں لپٹی ہوئی نوا پہنچے
تڑپ رہا ہوں مدینے مری صدا پہنچے

ہوا کے دوش پہ بھیجوں درود طیبہ میں
مرے وجود سے پہلے مری وفا پہنچے

نوائے فکرِ مودّت کا یہ تقاضا ہے
مدینہ چھوڑ کے نکلے تو کربلا پہنچے

مری طلب ہے وہ حسانؓ کا حسیں لہجہ
سرائے نعت میں موجِ سخن سرا پہنچے

مری نمود سے مہکے ہرا بھرا گلشن
مجھے بھی گنبدِ خضریٰ کی وہ ضیا پہنچے

چمک رہے ہیں ستارے شعور سے آگے
کسے خبر ہے کہاں تک وہ نقشِ پا پہنچے

وجود حسنِ مجسّم نے روشنی بخشی
سلگ رہے تھے اندھیرے کہ آپ ﷺ آ پہنچے

مرے نبی ﷺ کی شفاعت دوام ہے ہمدمؔ
یہی پیامِ محبت ہے جا بجا پہنچے

☆

لو چراغوں کی بڑھانے کے لیے آپ ﷺ آئے
مطلع ءنور دکھانے کے لیے آپ ﷺ آئے

آپ ﷺ نے سارے جہانوں کو لطافت بخشی
خاک دانی کو سجانے کے لیے آپ ﷺ آئے

دِل پہ اترا ہے درودوں کا خزینہ ہر دم
غنچۂ نعت سجانے کے لیے آپ ﷺ آئے

رستہ ء طور بھی معراج میں قوسین ہوا
مان انساں کا بڑھانے کے لیے آپ ﷺ آئے

آپ ﷺ ہر دور کی تاریخ کا محور ٹھہرے
ہر زمانے کو چلانے کے لیے آپ ﷺ آئے

راہ میں کھیلتے بچوں کو بھی آغوش لیا
گرنے والوں کو اٹھانے کے لیے آپ ﷺ آئے

اپنی سیرت سے سکھایا ہے ہمیں سارا نصاب
حرفِ قرآن پڑھانے کے لیے آپ ﷺ آئے

نور ہی نور مرے طیبہؐ دل میں اترا
سب اندھیروں کو مٹانے کے لیے آپ ﷺ آئے

ہم گناہ گار تھے بھٹکے ہوئے انساں ہمدمؔ
اپنی کملی میں چھپانے کے لیے آپ ﷺ آئے

☆

حسن لامحدود کا سچا حوالہ ہو گیا
طیبۂ جاں میں محمد ﷺ کا اجالا ہو گیا

دھڑکنیں پڑھنے لگی ہیں الصلوٰۃ والسلام
دل بھی گویا ہم نوائے حق تعالیٰ ہو گیا

آپ ﷺ کے دربار میں سوئے مقدر جاگ اٹھے
جس نے دیکھا آپ ﷺ کو وہ بخت والا ہو گیا

دامنِ رحمت میں کھوٹا بھی کھرا ہونے لگا
آپ ﷺ نے تھاما جسے وہ اور بالا ہو گیا

نعت کا غنچہ کھلا جو ریزہ ء ادراک میں
یوں لگا میرا مقدر بھی ہمالہ ہو گیا

پیار اور ایثار ہے درسِ اخوّت میں نہاں
آپ ﷺ کے فرمان سے ادنیٰ بھی اعلیٰ ہوگیا

آتشِ فارس بجھی قصرِ تکبر بھی گرا
بارہویں کا چاند چمکا نور ہالہ ہو گیا

تھم گئی موج بلا ہمدمؔ درود پاک سے
جب لیا اسم نبی ﷺ غم کا ازالہ ہو گیا

☆

ہر سرابِ آگہی صحرا میں دریا ہو گیا
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا ہو گیا

آپ ﷺ نے بخشی فقیری میں امیری کی ادا
آپ ﷺ کے در پر کھڑا منگتا شہنشاہ ہو گیا

آپ ﷺ کی صورت نے بخشی روشنی ایمان کی
آپ ﷺ سے جو بھی ملا وہ من کا سچا ہو گیا

پھر کوئی موجِ بلا اس پر نہ کاری ہو سکی
آپ ﷺ کے دستِ کرم سے جو بھی اچھا ہو گیا

جی میں آتا ہے ابھی شہر مدینہ جا بسوں
دل مرا ہجرِ نبی ﷺ میں کتنا تنہا ہوگیا

آپ ﷺ کے دربار میں بدلی گئی تقدیر بھی
ساقیِ کوثر ﷺ نے دیکھا دل کا سودا ہوگیا

سج گئی بزم نظام زندگی انوار سے
نور کا پیکر شبِ اسریٰ کا دولہا ہوگیا

آپ ﷺ کے دم سے ملی ہمدؔم ہمیں تابندگی
آپ ﷺ کے میلاد سے یثرب مدینہ ہوگیا

☆

کالی کملی جو حسیں چہرے پہ ڈالے ہوں گے
ان کے دامن میں ستاروں کے اجالے ہوں گے

بخشے جائیں گے غلام ابن غلام ابن غلام
اُن سے نسبت کے کئی خاص حوالے ہوں گے

اُن کے انوار سے دنیا میں اجالا ہو گا
سبز گنبد سے عیاں نور کے ہالے ہوں گے

مشکلیں کتنی درودوں سے ہی آساں ہوں گی
کتنے طوفان اسی نام سے ٹالے ہوں گے

ہر طلب گار پہ رحمت کی گھٹا برسے گی
ان کی بخشش کے بھی انداز نرالے ہوں گے

ہم بھی ارمان سے دیکھیں گے جو روضہ ان کا
اشک آنکھوں میں مچلتے ہوئے نالے ہوں گے

بخشے جائیں گے غلامانِ محمد ﷺ ہمدمؔ
جن کو سرکار ﷺ محبت سے سنبھالے ہوں گے

☆

سرمایۂ جاں، مدحتِ سلطانِ مدینہ
دولت ہے مری نسبتِ سلطانِ مدینہ

پرنور ہوئے گنبدِ خضریٰ کے نظارے
طیبہ میں سجی جنتِ سلطانِ مدینہ

ویران ہے، برباد ہے، صحرا ہے، کھنڈر ہے
جس دل میں نہیں الفتِ سلطانِ مدینہ

رکھی ہے ہمیشہ سے جو قسّام ازل نے
کونین میں ہے عظمتِ سلطانِ مدینہ

کیا علم؟ ہے کیا قاب سے قوسین سے آگے
معراج تو ہے رفعتِ سلطانِ مدینہ

اللہ کی اطاعت ہے محمد ﷺ کی غلامی
ایمان ہے کیا ؟ بیعتِ سلطانِ مدینہ

ہاں سیرت و کردار میں آیات سبھی ہیں
قرآن بھی ہے صورتِ سلطانِ مدینہ

انگلی کے اشارے سے قمر چاک کیا ہے
معلوم کسے قدرتِ سلطانِ مدینہ

کافی ہے مجھے شافعِ محشر کا سہارا
بخشش ہے مری رحمتِ سلطانِ مدینہ

طیبہ ہے مرا قریۂ جاں، دل کا نگر ہے
خلوت ہے مری جلوتِ سلطانِ مدینہ

خود رب نے کہا ہے "ورفعنا لک ذکرک"
اب اور ہو کیا ؟ رفعتِ سلطانِ مدینہ

لفظوں کے نگینے ہیں، درودوں کی لڑی میں
ہمدمؔ ہے یہی مدحتِ سلطانِ مدینہ

☆

شاہِ عرب نے کیا کیا جلوے دکھا دیے ہیں
بجھتے جلا دیے ہیں ، جلتے بجھا دیے ہیں

بوبکرؓ یا عمرؓ ہوں ، عثمانؓ یا علیؓ ہوں
جو پھول بھی دیے ہیں سب سے جدا دیے ہیں

ہراک دیے کی اپنی اپنی ہی روشنی ہے
نورالہدیٰ نے ایسے کتنے جلا دیے ہیں

حسنینؓ کی سخا ہو یا غوث کی عطا ہو
آلِ نبی ﷺ نے ہم کو اہلِ صفا دیے ہیں

بوذرؓ کا فقر ہو یا سلماںؓ کی حق پرستی
انداز بندگی کے سب کو سکھا دیے ہیں

ذِکرِ ک کی رفعتیں ہیں بڑھتی ہی جا رہی ہیں
دنیا نے سب زمانے ورنہ بھلا دیے ہیں

ابدال یا قطب ہیں یا غوث اور قلندر
دربارِ مصطفیٰ ﷺ نے ایسے گدا دیے ہیں

جس کو عطا کیا ہے، اس کو غنی کیا ہے
رحمت بھرے خزانے کر کے دعا دیے ہیں

رنگ و زباں، قبیلہ، تفریق ختم کر دی
نسلی غلام تھے جو حاکم بنا دیے ہیں

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں تشنہ نہیں کوئی بھی
رحمت کے جام بھر بھر صبح و مسا دیے ہیں

معراج کی مسافت بخشی گئی ہے ان کو
جائے رسا سے آگے، پائے رسا دیے ہیں

اُردو زبان پر بھی احسان ہے یہ ہمدمؔ
مدحت کے واسطے جو احمد رضا دیے ہیں

☆

کون جانے رخِ انورﷺ کی حقیقت کیا ہے؟
رب کو معلوم ہے پیکر کی لطافت کیا ہے؟

راج کرتے ہیں جہانوں پہ جو رحمت بن کر
بزمِ کونین کے سرور کی حکومت کیا ہے؟

کچھ تو نسبت ہے اسے صاحبِ قرآں کے ساتھ
بند مٹھی میں یہ کنکر کی تلاوت کیا ہے؟

میرا مذہب ہے محبت سے عبادت کرنا
سوچیے! میرے پیمبرﷺ کی شریعت کیا ہے؟

پنج تن پاک چلے چادرِ تطہیر لیے
دیکھیے! خیمۂ اطہر کی طہارت کیا ہے؟

اپنی امت کو بچانے کے لیے آپ ﷺ آئے
حشر میں شافعِ محشر کی شفاعت کیا ہے؟

دل کی دھڑکن سے مدینے کی مہک آتی ہے
طیبۂ جاں میں ہواؤں کی طراوت کیا ہے؟

جن کی بخشش سے غلاموں نے حکومت کی ہے
اُن کے دربان کو در در کی ضرورت کیا ہے؟

جام بھر بھر کے پلاتے ہیں مدینے والے
مرحبا ! ساقئ کوثر کی سخاوت کیا ہے؟

ہاں میاں ! رنگ دو عالم ہی کہاں بنتا ہے؟
اُن کے ہوتے ہوئے جوہر کی علامت کیا ہے؟

کس کو معلوم ہے سجدے کی حقیقت ہمدمؔ
کون سمجھے گا بہتّر کی شہادت کیا ہے؟

☆

طیبہ دل نگار کرتے ہیں
نعت آئنہ دار کرتے ہیں

آپ ﷺ سے ہے نمودِ غنچۂ دِل
قریۂ جاں بہار کرتے ہیں

ہم پہ لازم ہوا درود نبی ﷺ
نعت گوئی شعار کرتے ہیں

ذکر کرتے ہیں جب مدینے کا
دھڑکنوں کا سنگھار کرتے ہیں

نعت دِل پر اترنے لگتی ہے
یوں کرم تاجدار کرتے ہیں

رکھ ہی لیتے ہیں عاصیوں کا بھرم
کب ہمیں دل فگار کرتے ہیں

سبز کرتی ہیں رحمتیں ان کی
دشت بھی آبیار کرتے ہیں

سب کے آقا ﷺ ہیں رحمت عالم ﷺ
وہ غلاموں سے پیار کرتے ہیں

اُن ﷺ کے فضل وکرم کا کیا کہنا
بے بہا ، بے کنار کرتے ہیں

اسمِ احمد ﷺ پہ بات ختم ہوئی
ذکر میں اختصار کرتے ہیں

اُن سے نسبت کا ہے بھرم ہمدمؔ
وہ ہمیں بھی شمار کرتے ہیں

☆

ہوا طیبہٗ دل سرائے محمد ﷺ
پون در پون ہے صدائے محمد ﷺ

یہی راز ہے انتہائے محمد ﷺ
ہوئے دو جہاں، ابتدائے محمد ﷺ

خدا کی خدائی کو پہچانتے ہیں
ہمارا خدا ہے خدائے محمد ﷺ

رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی رضا ہے
مری بندگی ہے رضائے محمد ﷺ

سرِ لامکاں جو کلیدِ جہاں ہے
یہ سارا جہاں ہے عطائے محمد ﷺ

گلوں نے گلستاں سجایا ہوا ہے
چمن در چمن ہیں گلہائے محمد ﷺ

جو بے زر تھا وہ بھی غنی ہو گیا ہے
جسے مل گئی ہے غنائے محمد ﷺ

طہارت کا مرکز، مودّت کا محور
ملی پنجتن کو ردائے محمد ﷺ

ستاروں سے آگے ہے معراج اُن کی
فلک ہے کفِ نقش پائے محمد ﷺ

مدینے کی گلیوں میں کیا مانگتے ہیں
ہمیں چاہیے کیا سوائے محمد ﷺ

وہ اپنی شفاعت سے کیا چاہتے ہیں
خدا جانتا ہے ادائے محمد ﷺ

تمنا ہے ہمدمؔ مجھے لوگ سمجھیں
گدائے مدینہ، گدائے محمد ﷺ

☆

وہ بارہویں کا چاند جو مکھڑا دکھا گیا
احساس کی زمین مدینہ بنا گیا

اس کے گل مراد کی کھیتی ہری ہوئی
جو آس لے کے شہرِ مدینہ میں آ گیا

ہستی مرے حبیب ﷺ کی منزل کا عکس ہے
بھٹکے ہوؤں کو نور کا رستہ دیا گیا

دھڑکن ہوئی نہال تو سانسیں مہک اٹھیں
نورِ جمالِ صبح جو دل میں سما گیا

وہ بانٹتے ہیں کوثر و تسنیم سے کرم
رحمت کے واسطے جنہیں سب کچھ دیا گیا

بطحا کی گھاٹیوں سے نمودار کیا ہوا
یثرب میں تیرگی کا زمانہ مٹا گیا

کنگرے گرا دیے مرے شہ ﷺ نے غرور کے
آتش کدے میں کفر کے شعلے بجھا گیا

روشن ہے کائنات میں فیضانِ مصطفیٰ ﷺ
کتنے چراغ نور کے ہر سو جلا گیا

نقشِ قدم پہ عقل کو حیرت ہے آج بھی
جو عشق کی حدود سے بھی ماورا گیا

تشنہ لبوں کی آس ہیں پیاسوں کی پیاس ہیں
جنت میں جن کو ساقیِ کوثر کہا گیا

بنجر زمین شعر کی سرسبز ہو گئی
غنچہ نبی ﷺ کی نعت میں کھلتا چلا گیا

ہمدؔم یہ میرے سچے عقیدے کا شعر ہے
جو کچھ یہاں کہا گیا، طیبہ سنا گیا

☆

کرم کی انتہا بتلا رہی ہے
مدینے کی فضا بلوا رہی ہے

ملی جو رحمت عالم ازل سے
سرِ طیبہ اتاری جا رہی ہے

حسیں پیکر نگاہوں میں بسا کر
زبانِ دل قصیدہ گا رہی ہے

ستاروں کی چمک ہے یا چراغاں
محمد ﷺ کی سواری جا رہی ہے

وہ دیکھو ! ہاں ! وہ دیکھو ! بے قراری
شفاعت کی سند لکھوا رہی ہے

مرا اعزاز ہے اس کی غلامی
وہ ہستی جو مرا غم کھا رہی ہے

سرورِ نعت میں ڈوبا ہوا ہوں
مجھے موجِ سخن مہکا رہی ہے

وجودِ ہستی کون و مکاں سے
زمیں تخلیق ہوتی جا رہی ہے

ہجوم قدسیاں ہے ان کے در پر
یہ ٹولی جا ، وہ ٹولی آ رہی ہے

مرے دل کا جریدہ ہے یہ ہمدمؔ
نبی ﷺ کی نعت لکھی جا رہی ہے

☆

زمیں پہ رہتے ہوئے آسماں سے نسبت ہے
ہمیں بھی سرورِ کون و مکاں سے نسبت ہے

یہ کائنات بنائی گئی نبی ﷺ کے لیے
اسی لیے تو ہماری جہاں سے نسبت ہے

عیاں عجم سے ہوا ہے وہ ارمغانِ حجاز
جدید نعت کو اردو زباں سے نسبت ہے

جڑا ہے سبز نگینہ جو شہرِ طیبہ میں
مرے شعور کو اس جاوداں سے نسبت ہے

فروغِ ماہ مدینہ ہے خاک زادوں میں
چمک رہا ہے جسے بھی وہاں سے نسبت ہے

مرا وجود بھی تسلیم ہو رہا ہے یہاں
زمین زاد ہوں شاہِ زماں سے نسبت ہے

مرا شرف ہے محمد ﷺ کا امتی ہونا
نہ مال و زر سے، نہ سود و زیاں سے نسبت ہے

انہیں حقیر نہ جانو ! کہ جانِ عالم کو
ہر اک غریب، ہر اک ناتواں سے نسبت ہے

گناہ گار ہوں لیکن میں نامراد نہیں
ہر اک جہان کے اس مہرباں سے نسبت ہے

وہ جس کو چاند ستارے سلام کہتے ہیں
مرے چراغ کو اس کہکشاں سے نسبت ہے

ہمیں بھنور میں رکھے یا کہ ہم کنار کرے
ہماری ناؤ کو اس بادباں سے نسبت ہے

درود ہونے لگی ہے یہ حرف ریزی بھی
نوائے فکر کو کس ارمغاں سے نسبت ہے

صراطِ اسوۂ حسنہ بدل نہیں سکتا
قدم قدم کو شہ کارواں سے نسبت ہے

وفا کریں گے نبی ﷺ کے سبھی غلاموں سے
یہی نہیں کہ ہمیں رفتگاں سے نسبت ہے

نبی ﷺ کے نام سے نسبت یہی شہادت ہے
یہ کربلا کا سفر امتحاں سے نسبت ہے

میں سوز عشق بلالیؓ پہ سر جھکاتا ہوں
مری نماز کو ہمدمؔ اذاں سے نسبت ہے

☆

کبھی شمس الضحیٰ ہو گا ، کبھی بدرالدجی ہو گا
دیارِ طیبہؑ دل میں فروغِ آئنہ ہو گا

خوشی تھی اہل یثرب کو اجالا ہونے والا ہے
وداع کی گھاٹیوں سے چاندیوں جلوہ نما ہو گا

خبر دی تھی رسولوں نے مرے آقا ﷺ کے آنے کی
نبی ﷺ وہ آخری ہے جو امام الانبیا ہو گا

یہ معراج محبت ہے، خدا جانے ! نبی ﷺ جانے !
خدا نے کیا کہا ہو گا ؟ نبی ﷺ نے کیا سنا ہو گا ؟

وہی دست رسا ہے جو کرے ہے چاند کے ٹکڑے
ستارے جس کو چومے ہیں وہی پائے رسا ہو گا

رہے گی صورت و سیرت ہمیشہ رہ نما بن کر
وہی قرآن کا چہرہ سراپا معجزہ ہو گا

نبی ﷺ کے نام سے خالی کوئی لمحہ نہیں رہتا
اذاں پانچوں پہر ، ذکر نبی ﷺ صبح و مسا ہو گا

تمنائیں رسا ہوں گی بہ فیضِ رحمت عالم ﷺ
درود پاک میں لپٹا ہوا حرف دعا ہو گا

مری آنکھیں چھلک جائیں گی دربار رسالت میں
''زبانِ شوق پر صلّ علیٰ ! صلّ علیٰ ! ہو گا''

اسے نار جہنم چھو نہیں سکتی کبھی ہمدمؔ
وہ جس کے پاک دامن میں درود مصطفیٰ ﷺ ہو گا

☆

روح کو پیکر ملا ، مٹی کو رعنائی ملی
حسنِ عالم سے زمیں زادوں کو زیبائی ملی

سر بسجدہ ہو گئے جبریل بھی تکریم کو
وجہِ تخلیق زماں کو یہ پزیرائی ملی

ذرہ ذرہ دو جہاں میں نعت سے خوگر ہوا
پتھروں کو بھی درُودِ دل سے گویائی ملی

آپ ﷺ نے ٹوٹے ہوؤں کو جوڑ کر یکجا کیا
آپ ﷺ کے حسن تکلم سے توانائی ملی

آپ ﷺ نے انسان کو کھوئی ہوئی پہچان دی
ظلم سہتی آدمیت کو شکیبائی ملی

آپ ﷺ کے دم سے خودی کا طاقچہ روشن ہوا
روشنی کے آئنے میں پھر خود آرائی ملی

ایک عاشق ہے خدا اور ایک ہی محبوب ﷺ ہے
ہاں حبیبِ کبریا کو ایسی یکتائی ملی

حسن نومولود پر سب مقتدر حیران تھے
کون ہے جس کو حلیمہ سعدیہؓ دائی ملی

جشن میلاد النبی ﷺ کا سلسلہ میراث ہے
مسند عشق محمد ﷺ ہم کو آبائی ملی

آپ ﷺ نے نور الہدیٰ سے ظلمتوں کو مات دی
امن ہو یا جنگ ہو دشمن کو پسپائی ملی

جس جگہ پر ہے خدائی مصطفائی ہے وہاں
رحمتہ اللعالمیں ﷺ کو ایسی آقائی ملی

اب نماز عشق ہی ہمدمؔ مری معراج ہے
آپ ﷺ کی تعلیم سے ایسی شناسائی ملی

☆

اسوۂ حسنہ ، مکمل دین ، سچائی ملی
آپ ﷺ کے کردار سے رب کی شناسائی ملی

تیرگی کے دور میں بھٹکے ہوئے انسان کو
آپ ﷺ کے در سے بصیرت، فکر، دانائی ملی

کشورِ اسلام کے خوگر گئے اسپین تک
عشق والوں کو وفا میں دشت پیمائی ملی

نعت کے پیرائے میں ہے حرفِ بحرِ بیکراں
آپ ﷺ کے حسنِ مجسم کی نہ گہرائی ملی

آپؐ تو بس آپؐ ہیں کہ آپؐ سا کوئی نہیں
آپ ﷺ سے بڑھ کر کسے دنیا میں اونچائی ملی

کعبۂ دل میں بتوں کو توڑ کر مومن ہوا
جس کو دربارِ رسالت سے جبیں سائی ملی

آپ ﷺ کی نسبت غریبوں کو شہنشاہ کر گئی
جو ہوا منکر اسے دنیا میں رسوائی ملی

کی محمد ﷺ سے وفا جس نے اسے رتبہ ملا
جس نے چھوڑا آپ ﷺ کا در اس کو رسوائی ملی

مرحبا! دست سخا! آسانیاں تقسیم کیں
ہو گئے مشکل کشا جن کو بھی مولائی ملی

جس نے بھی تقلید کی اٹھتا گیا، بڑھتا گیا
آپ ﷺ کے نقشِ قدم سے وہ توانائی ملی

آپ ﷺ نے تھاما جسے وہ خود مسیحا ہوگیا
آپ ﷺ کے دم سے مریضوں کو مسیحائی ملی

نعت کہنے کا ہنر تو سُنتِ حسانؓ ہے
فخر ہے ہمدمؔ مجھے بھی خامہ فرسائی ملی

☆

طیبۂ جاں میں نورِ مجسم کھلا روشنی ہو گئی
مجھ پہ چشمِ کرم کی تجلی پڑی آگہی ہو گئی

چاند کوہ وداع سے ابھرنے لگا چاندنی ہو گئی
آپ ﷺ کے نور سے چارسو ضوفشاں ہر گلی ہو گئی

دل درود نبی ﷺ سے مہکنے لگا، کیف چھانے لگا
آپ ﷺ کے نام کو دھڑکنوں سے چھوا بندگی ہو گئی

دوستی بس اسی سے رہی آپ ﷺ کا جو مقلد ہوا
جو بھی منکر ہوا آپ ﷺ کا اس سے بس دشمنی ہو گئی

آپ ﷺ سے جو ملا، آپ ﷺ کا ہو گیا، ماورا ہو گیا
آپ ﷺ کو دیکھ کر ماسوا کی گھڑی اجنبی ہو گئی

بابِ رحمت کھلا، میری آنکھوں نے نقش قدم چھو لیے
میں مدینہ کی جانب چلا دو قدم حاضری ہو گئی

آپ ﷺ کا نام ہو کر سمٹنے لگی داستان جہاں
حسنِ عالم کو دیکھا تو ہر اک ادا آپ ﷺ کی ہو گئی

خواب میں یوں ہوا کہ رسائی مری بھی ہوئی اس طرح
چوم کر جالیاں مجھ پہ طاری وہاں بے خودی ہو گئی

اہلِ یثرب سنو! رحمت دو جہاں طیبہ افروز ہے
والضحیٰ سے نمودار صبح و مسا روشنی ہو گئی

لفظ روشن ہوئے حرفِ ادراک سے! نورِ افلاک سے!
جب کرم ہو گیا خود بخود نعتیہ شاعری ہو گئی

کاروان مدینہ میں جو بھی چلا، ایسا رتبہ ملا
موت بھی آ گئی راستے میں اگر زندگی ہو گئی

دست رحمت نے لکھا ارادہ مرا، مجھ کو معلوم ہے
میری عرضِ تمنا بھی ہمدمؔ وہاں ڈائری ہو گئی

سب سے پہلا عشق تھا اچھا لگا
مجھ کو محبوبِ خدا اچھا لگا

مصطفیٰ ﷺ کی شان میں پڑھتا گیا
مصرعۂ احمد رضا اچھا لگا

خوشبوئے سرکار ﷺ سے مہکا ہوا
طیبہ ء جاں دیکھنا اچھا لگا

آپ ﷺ کے نقشِ قدم اچھے لگے
روشنی کا راستہ اچھا لگا

رونقِ شہرِ مدیں اچھی لگی
قریۂ اہلِ صفا اچھا لگا

حرفِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ اعزاز ہے
جب ہوا ہمدمؔ ادا اچھا لگا

☆

رحمت کے خزینے سے مری مانگ بھری ہے
احساس کے غنچے میں ابھی نعت سجی ہے

رہتی ہیں تصور میں مدینے کی فضائیں
طیبہ ہے مری جاں کہ مرے دل کی گلی ہے

مہتاب کے دامن میں ستاروں کا جہاں ہے
دربارِ رسالت میں غلاموں کی بنی ہے

رحمت کی نظر کیجیے سرکارِ مدینہ ﷺ
کائی مرے اعمال کے رستے پہ جمی ہے

پلکوں پہ سجاتے ہیں مدینے کے مناظر
ہم خاک نشینوں کی یہی کوزہ گری ہے

دولت سے کسی کو بھی یہ سودا نہیں ملتا
جس کو بھی نوازا ہے سخی نے وہ غنی ہے

سجتا تھا کہاں آپ ﷺ کے بن رنگِ دو عالم
دنیا مرے سرکار کے قدموں سے سجی ہے

قوسین کے لمحے کو وہ محبوب ہی جانے
معراج میں ہمدؔم وہ محبت کی گھڑی ہے

احساس کی کلیوں میں ہے خوشبوئے مدینہ
پھولوں کا جزیرہ ہے کہ دل کوئے مدینہ

تھم جائے مری سانس مدینے کی فضا میں
دھڑکن میں مہکتی ہی رہے بوئے مدینہ

راضی ہے محمد ﷺ کے غلاموں پہ خدا بھی
سنتا ہے دعائیں سبھی از روئے مدینہ

منزل پہ پہنچتا ہے عقیدت کا مسافر
جنگل میں بھٹکتا نہیں آہوئے مدینہ

جنت کی بہاریں مرے آقا ﷺ کی عطا ہیں
ہیں کوثر و تسنیم فقط جوئے مدینہ

مل جائے مجھے خواب کی تعبیر بھی ہمدمؔ
ہو جائے کبھی میرا سفر سوئے مدینہ

☆

خدا کی عظمت جدھر جدھر ہے، نبی ﷺ کی رحمت ادھر ادھر ہے
محب کا جلوہ گلی گلی ہے، حبیب ﷺ چمکا نگر نگر ہے

یہ روشنی کا سفر نہیں تو؟ یہ زندگی کی سحر نہیں تو؟
سرائے طیبہ قدم قدم ہے، فضائے طیبہ ڈگر ڈگر ہے

کرن کرن ہے وہ جلوۂ جاں، پون پون ہے وہ طیبۂ جاں
عجیب منظر ہے روشنی کا وہ اک ستارہ کدھر کدھر ہے

میں اپنی پلکیں بچھا رہا ہوں، میں جس کے سائے میں آ رہا ہوں
حسین گنبد کا سبز منظر مجھے میسر نظر نظر ہے

مقام سدرہ کی داستاں ہے کہ ذکر پایان لامکاں ہے
سنو یہ معراج مصطفیٰ ﷺ ہے، عظیم جس سے بشر بشر ہے

یہی سہارا، یہی بھرم ہے، یہی شرف ہے، یہی کرم ہے
سروں پہ ہے بادبانِ رحمت اگرچہ دریا بھنور بھنور ہے

خدا کے بندو! نبی ﷺ کے فکر و عمل میں آؤ! نماز پڑھ لو!
اذان شام و سحر یہی ہے، یہی بلاوا پہر پہر ہے

وہ اِک ستارہ جو نور ٹھہرا، جو روشنی کا وفور ٹھہرا
مٹانے آیا جو شام ظلمت، اسی کے دم سے سحر سحر ہے

درود نغمۂ موج گل ہے، نوائے گل ہے، صدائے گل ہے
یہ نغمۂ دل ثمر ثمر ہے، یہ نغمۂ جاں شجر شجر ہے

جو اک اشارے سے شق ہوا ہے، جو اک اشارے سے جڑ گیا ہے
غلامِ انگشت سروری ہے، یہی نہیں کہ قمر قمر ہے

ازل سے میرے نبی کا کلمہ پڑھا گیا ہے، سنا گیا ہے
یہی وظیفۂ اوّلیں ہے ، درود ذکرِ دگر دگر ہے

صریرِ قلب حرا پہ اترا، صحیفۂ جاں جہاں بھی اترا
ہر ایک آیت میں ان کی عظمت ہی پارہ پارہ خبر خبر ہے

یہی تو موجِ کرم ہے ہمدمؔ کہ ذرہ ذرہ سخن سرا ہے
خمیرِ حرف صدف میں نیساں ہر ایک قطرہ گہر گہر ہے

☆

بادۂ نور چھلکتا ہے ، ضیا آتی ہے
طیبۂ جاں سے درودوں کی صدا آتی ہے

بر سرِ شہرِ مدیں باغِ ارم کھلتا ہے
موجۂ نور لیے بادِ صبا آتی ہے

ظلمتِ شب میں ہے جبریل اترنے والا
نور میں لپٹی وحی سوئے حرا آتی ہے

اُن کو جامی کی طرح روک لیا جاتا ہے
جن گداؤں کو فقیری کی ادا آتی ہے

اسوۂ پاک ﷺ نے بخشے ہیں وہ کردار امیں
جن کی سیرت سے فرشتوں کو حیا آتی ہے

سلسلہ نعت کا حسانؓ سے جا ملتا ہے
مصرعۂ نعت میں جب طرزِ رضا آتی ہے

بے نوائی تو بڑھا دیتی ہے ان پر تکیہ
غم کے ماروں پہ کہاں موجِ بلا آتی ہے

اُن ﷺ کے صدقے سے مرا کام ہوا جاتا ہے
لب پہ آتی ہے تمنا نہ دعا آتی ہے

بے سہاروں کو سرِ حشر ندا آئے گی
ٹھہریئے! ٹھہریئے! رحمت کی گھٹا آتی ہے

کب کا برباد زمانے نے کیا ہوتا مگر
اُن کی رحمت مرے دامن کو چھڑا آتی ہے

بحرِ ادراک میں اک موجِ کرم ہے ورنہ
مجھ گنہ گار کو کب حمد و ثنا آتی ہے

آتشِ دید بھڑکتی ہے مسلسل ہمدؔم
ہم چراغوں پہ مدینے کی ہوا آتی ہے

☆

آئینۂ جہاں میں اجالے گئے حضور ﷺ
گویا چراغِ نور میں ڈھالے گئے حضور ﷺ

ہر بے نوا ، یتیم کا ہیں آسرا وہی
درِّ یتیم ہو کے جو پالے گئے حضور ﷺ

ایسا ہے کون ڈوبتی کشتی کا بادباں
گرتے ہوؤں کو تھامے، سنبھالے گئے حضور ﷺ

اب کیا غریبِ شہر پہ ظلمت کا بار ہو
گٹھڑی جو ایک بار اٹھالے گئے حضور ﷺ

ورنہ یہ پل صراط مسلسل عذاب تھا
کملی میں عاصیوں کو چھپا لے گئے حضور ﷺ

وہ جن کا نام حرفِ قبول مراد ہے
ہر بے نوا کے دل کی دعا لے گئے حضور ﷺ

اے سرزمینِ شام ! تو اس پیار کو نہ بھول
بانہوں میں طفلِ شام سنبھالے گئے حضور ﷺ

محشر میں اور کیا ہو یہ عزّ و شرف ہمیں
رحمت سے اپنی ہم کو بچا لے گئے حضور ﷺ

قوسین کی حدود پہ آنکھیں نہال ہیں
پائے رسا کہاں پہ اٹھا لے گئے حضور ﷺ

ہجرت تو بابِ عشق میں ہجراں کا راز تھا
کہتا ہے کون گھر سے نکالے گئے حضور ﷺ

نورِ الست ہو کہ وہ نور الکتاب ہو
نورِ خدا سے نورِ صفا لے گئے حضور ﷺ

اصحابِ ذی وقار سے عاصی غلام تک
دامن میں کتنے اہلِ وفا لے گئے حضور ﷺ

خلقِ عظیم ، راہ ہدایت کے واسطے
صبر و رضا و صدق و صفا لے گئے حضور ﷺ

جنت میں ڈھل گئی ہے جو تربت غلام کی
طیبہ سے گویا موجِ صبا لے گئے حضور ﷺ

یہ بزمِ کائنات ہے صدقہ حضور ﷺ کا
کیا کیا نہ دینے آئے تھے، کیا لے گئے حضور ﷺ

کنجِ شعور نعت ہے حسان رضی اللہ عنہ کا نگر
ہمدمؔ بہ فیضِ عشقِ رضا لے گئے حضور ﷺ

☆

غنچۂ مطلعِ انوار سے خوشبو آئی
طیبۂ جاں میں ضیا ر سے خوشبو آئی

پھول مہکے ہیں ، چمن زار سے خوشبو آئی
در کھلے ، خلد کی دیوار سے خوشبو آئی

موسمِ گل سے نمودار ہوئی صبح چمن
برگ سے، پھول سے،گل زار سے خوشبو آئی

پھول کھلتے ہوئے دیکھے ہیں، کھلے جاتے ہیں
جس طرف دیکھیے عطار سے خوشبو آئی

حرف پھولوں میں ڈھلے،غنچۂ ادراک کھلا
قریۂ نعت میں اشعار سے خوشبو آئی

چشمۂ دل کو نہ کیوں کوثر و تسنیم کہیں
فکر مہکی ہے جو دل دار سے خوشبو آئی

جن غلاموں نے رکھا بابِ کرم سے رشتہ
اُن کے کردار سے ، گفتار سے خوشبو آئی

میں نے ہر نقشِ کفِ پا جو مہکتے دیکھا
چلتے پھرتے ہوئے کردار سے خوشبو آئی

اِتنا مہمیز کیا عکسِ رخ انور نے
یوں لگا موج ثمر بار سے خوشبو آئی

میرے مولا نے بھی رکھا مری نسبت کا بھرم
اشکِ دامان سیہ کار سے خوشبو آئی

نقشِ نعلین کا جھنڈا جو لگایا چھت پر
میرے گھر کے در و دیوار سے خوشبو آئی

جو بھی دربارِ رسالت میں گیا ہے مہکا
عشقِ احمد ﷺ میں گرفتار سے خوشبو آئی

خارزاروں سے بھلا کون اٹھاتا تھا مجھے
کھل گیا میں بھی جو اس پار سے خوشبو آئی

لو کھلا پھول مری شاخِ تمنا پہ کوئی
لو مدینے کے طلب گار سے خوشبو آئی

ایسے ہوتے ہیں گلِ باغِ رسالت دیکھو
کربلا میں بھی علم دار سے خوشبو آئی

دل کے صحرا کو درودوں سے جو آباد کیا
اپنے سوکھے ہوئے اشجار سے خوشبو آئی

نسبتِ اہلِ مودّت سے مدینے پہنچا
نالۂ چشمِ عزادار سے خوشبو آئی

قافلے والے مجھے ان کی خبر دیتے ہیں
ڈھول ہوتے ہوئے آثار سے خوشبو آئی

جشنِ میلاد کا عالم ہے کہ بازار سجے
احترامِ بنو نجّار سے خوشبو آئی

کس نے قرآن کے لہجے میں پکارا مجھ کو
میں نے دیکھا تو مجھے غار سے خوشبو آئی

کس محبت سے انہیں یاد کیا ہے دل نے
کس قرینے میں طرح دار سے خوشبو آئی

نرم لہجے کی حلاوت بنی حسنِ معنی
میٹھی میٹھی سی جو منٹھار سے خوشبو آئی

لفظ کو لفظ نہیں پھول کہا جانے لگا
گلشنِ مدحتِ سرکار ﷺ سے خوشبو آئی

سب کو سیراب کیا چشمِ کرم نے ہمدؔم
پھول تو پھول رہے خار سے خوشبو آئی

☆

کس ظرف نے پائی ہے رسائی ترے در کی
مسند ہے فقیروں کی چٹائی ترے در کی

آئینہ نمائی ہے ترے حسن کا عالم
انوار میں ہے جلوہ نمائی ترے در کی

خوشبو کے پھریروں کو نظر چوم رہی ہے
یوں خاک محبت سے اٹھائی ترے در کی

اے رحمت عالم ﷺ تری نسبت کا بھرم ہے
بس دل کی تمنا ہے گدائی ترے در کی

بے خود کیے دیتی ہے مجھے یادِ مدینہ
بے چین کیے رکھے جدائی ترے در کی

روشن ہیں ستاروں کی طرح تیرے کرم سے
پائی ہے چراغوں نے ضیائی ترے در کی

ملتا ہے مدینے میں، ترے دست سخا سے
کھاتے ہیں گناہ گار کمائی ترے در کی

مٹی ہے، اِسے ریشم و کمخواب سے بڑھ کر
پوشاک جسے خاص قبائی ترے در کی

صدیقؓ لقب ہے کوئی فاروقؓ ہوا ہے
کردار میں دیکھی ہے صفائی ترے در کی

مجھ سا بھی گناہ گار سزاوارِ کرم ہے
یونہی تو نہیں خاک اڑائی ترے در کی

ہر نقشِ رسا بس ترا نقشِ کفِ پا ہے
معراج ہماری ہے رسائی ترے در کی

ہر عاشقِ صادق سے خدا پوچھ رہا ہے
کس کس نے سند عشق میں پائی ترے در کی

راوی نے تجھے صورت و کردار میں لکھا
قرآں نے بھی روداد سنائی ترے در کی

قطرہ بھی سمندر تری رحمت سے ہوا ہے
رعنائی عجب موج میں آئی ترے در کی

ہر کوئی تجھے دیکھ صحابیؓ نہیں بنتا
ملتی ہے مقدر سے گدائی ترے در کی

حسانؓ کے صدقے سے یہی اذنِ سخن ہے
لہجے کی حلاوت ہے مٹھائی ترے در کی

قرآن میں آیا "ورفعنا لک ذکرک"
مولا نے بڑھائی ہے بڑائی ترے در کی

انگلی کے اشارے سے جو ٹوٹا بھی جڑا بھی
مہتاب نے دیکھی ہے رسائی ترے در کی

بیمار زمانوں کو شفایاب کرے گی
اے ساقیِ کوثر ﷺ یہ دوائی ترے در کی

صد شکر! نصیرانہ روش پر یہ قلم ہے
ہمدؔم کا شرف مدح سرائی ترے در کی

☆

کیسے بیاں ہو شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پہلا قصیدہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ دیں ہیں، سرورِ عالم، سدرہ نشیں ہیں رحمتِ عالم
جانِ دو عالم، جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ ازل سے شامِ ابد تک، ایک ستارہ، ایک اجالا
نورِ مجسم ، نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دِل کی گلی سے ان کی گلی تک ماہِ منور، چہرۂ انور
طیبۂ جاں ہے شہرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہلِ نبی ﷺ، اصحابِ محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ
آلِ نبی ﷺ ، اولادِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی اطاعت، رب کی اطاعت، ان کی محبت، رب کی محبت
عشقِ الٰہی ، عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روزِ ازل سے جاری و ساری ورد، وظیفہ، اسمِ محمد ﷺ
ارفع و اعلیٰ، ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صورت ہے قرآں کی تلاوت، قول حدیث اور عمل ہے سنت
سیرت ہے کردارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدیقؓ و فاروقؓ ہوا ہے، حیدرؓ اور عثمانؓ ہوا ہے
جس کو ملی پہچانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھٹکے ہوؤں کو راہ ملی ہے، مظلوموں کو پناہ ملی ہے
ہم کو ملا ہے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ٹیڑھے میڑھے رستوں کے راہی سارے مغضوب ہوئے ہیں
سیدھی ہے بس راہِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمدمؔ جو وجدان ہوا ہے، حرفِ درِ حسانؓ ہوا ہے
رب کی عطا ہے نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆

گل زار مدینہ میں ہے خوشبوئے محمد ﷺ
جنت سے بھی پیارا ہے مجھے کوئے محمد ﷺ

رحمت کی نظر ابر کرم بانٹ رہی ہے
یہ رنگ دو عالم تو ہے ابروئے محمد ﷺ

ہیں شمس و قمر چہرۂ انور کی مثالیں
والیل کے پردے میں ہے گیسوئے محمد ﷺ

محشر ہے ، شفاعت کی صدا گونج رہی ہے
بخشش کو چلا آئے جہاں سوئے محمد ﷺ

زم زم کی کہانی ہو کہ ہو چشمۂ رحمت
کوثر بھی ہے ، تسنیم بھی ہے جوئے محمد ﷺ

یہ بات فقط نقش کف پا کی نہیں ہے
پارس ہے وہی سنگ جسے چھوئے محمد ﷺ

حسنین کریمینؓ کی تعلیم نہ پوچھو
ہے جن کا شرف مکتب زانوئے محمد ﷺ

ہے کون سخی ؟ حشر میں لجپالی کرے گا
رحمت کا خزینہ ہے درِ خوئے محمد ﷺ

یوں ہی تو مرا طیبۂ جاں نور نہیں ہے
صدیوں سے چمکتا ہے یہاں روئے محمد ﷺ

وہ سدرہ نشیں خاک کے پردے میں نہاں ہے
صحرائے جہاں میں ہے جو آہوئے محمد ﷺ

یہ کون چراغوں کا بسیرا ہے فلک پر
وہ جن کو میسر ہوا پہلوئے محمد ﷺ

مدحت کے قرینے میں ارادہ ہے جو ہمدمؔ
یہ دل کا قصیدہ بھی ہے اردوئے محمد ﷺ

☆

حسنِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ ﷺ کی امامت پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو سے کانٹے مہکنے لگے
موسمِ گل کی نکہت پہ لاکھوں سلام

ذرہ ذرہ ہوا آپ ﷺ کا مدح خواں
نورِ مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کے سینے پہ اسریٰ کی صبح ہوئی
آئنے کی حقیقت پہ لاکھوں سلام

قتل کرنے جو آیا فدا ہو گیا
کملی والے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نعت کہتے کٹی جو امر ہو گئی
شب کی گزری ریاضت پہ لاکھوں سلام

تجھ پہ چمکا ہے طٰہٰ کی صورت رسول ﷺ
اے قرآں تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلووں سے روشن ہیں کون و مکاں
سبز گنبد کی رفعت پہ لاکھوں سلام

لفظ پڑھتے ہیں ان پر ازل سے درود
حرف ریزوں کی مدحت پہ لاکھوں سلام

سر بہ سر وہ سراپا جو قرآن ہے
چلتی پھرتی تلاوت پہ لاکھوں سلام

شہرِ بطحا کی عظمت پہ لاکھوں درود
شہرِ طیبہ کی حرمت پہ لاکھوں سلام

اُن پہ پڑھتے ہیں ہمدمؔ کروڑوں درود
مومنوں کی محبت پہ لاکھوں سلام

شاعر کی مزید کتب

- موجِ کرم (حمد و نعت)
- پانچواں موسم (غزلیات)
- آئینہ سچ بولتا ہے (غزلیات)
- موجِ غزل (طرحی غزلیات)
- محبت کی زباں (طرحی غزلیات)
- دھوپ کی دیوار (طرحی غزلیات)
- چراغِ فکر (طرحی غزلیات)
- جہانِ خواب (طرحی غزلیات)
- چشمِ تماشا (طرحی غزلیات)
- سراب سے آگے (طرحی غزلیات)
- تیسرے کنارے پر (طرحی غزلیات)
- نمودِ سحر (طرحی غزلیات)
- آدھا سفر (طرحی غزلیات)
- دم (منتخب دیوان)
- آخری چراغ (غزلیات)
- طرحی غزلیات (زیرِ طبع)

https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com